صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعتہ المبارک مورخہ 26 نومبر 2021ء بمطابق 20
ربیع الثانی 1443 ہجری گیارہ بجکر بیس منٹ منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ۔
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَجِيۡبُوۡا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاكُمۡ لِمَا يُحۡيِيۡكُمۡ O وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوۡلُ بَيۡنَ
الۡمَرۡءِ وَقَلۡبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ O وَاتَّقُوۡا فِتۡنَةً لَّا تُصِيۡبَنَّ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡكُمۡ خَآصَّةً O وَاعۡلَمُوۡۤا
اَنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ O وَاذۡكُرُوۡۤا اِذۡ اَنۡـتُمۡ قَلِيۡلٌ مُّسۡتَضۡعَفُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ تَخَافُوۡنَ O اَنۡ يَّتَخَطَّفَكُمُ
النَّاسُ فَاٰوٰىكُمۡ وَاَيَّدَكُمۡ بِنَصۡرِهٖ وَرَزَقَكُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ۔

(ترجمہ): اے ایمان لانے والو، اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو جبکہ رسُول تمہیں اس چیز کی طرف بُلائے جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے، اور جان رکھو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور اسی کی طرف تم سمیٹے جاؤ گے۔ اور بچو اُس فتنے سے جس کی شامت مخصوص طور پر صرف اُنہی لوگوں تک محدود نہ رہے گی جنہوں نے تم میں سے گناہ کیا ہو اور جان رکھو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ یاد کرو وہ وقت جبکہ تم تھوڑے تھے، زمین میں تم کو بے زور سمجھا جاتا تھا، تم ڈرتے رہتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں مٹا نہ دیں پھر اللہ نے تم کو جائے پناہ مہیا کر دی، اپنی مدد سے تمہارے ہاتھ مضبُوط کیے اور تمہیں اچھا رزق پہنچایا، شاید کہ تم شکر گزار بنو۔۔ وآخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ ٱلۡعٰلَمِينَ۔

<u>Mr. Speaker:</u> First of all, I welcome to the Principal, staff and students of Pubbi Nowshera Girls Collage here in the Assembly. They are witnessing the House. Now, Questions` Hour.

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

<u>Mr. Speaker:</u> 'Questions` Hour': Question No. 12690, Ms. Shagufta Malik Sahiba.

* 12690 _ <u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> کیاوزیرداخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع نوشہرہ میں تعینات پولیس جرائم کے لئے دن رات سرگرم عمل رہتی ہے، مذکورہ ضلع کی تمام پولیس سٹیشنوں میں پولیس اہلکاروں کیلئے ضروری سازوسامان بھی دستیاب ہے؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہوتو:

(i) مذکورہ ضلع میں کتنی پولیس اسٹیشنز ہیں، ہرپولیس سٹیشن میں پولیس گشت کیلئے کتنی موبائیلز / رائیڈرز سکواڈ، اسلحہ ودیگر ضروری سامان دستیاب ہیں؟

(ii) ہرپولیس سٹیشن کو سالانہ کتنی رقم دی جاتی ہے، گزشتہ پانچ سالوں کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ ضلع میں موجودپولیس سٹیشنوں کیلئے کتناسامان درکاریازیرغورہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمود خان(وزیراعلیٰ)جواب(جناب شوکت علی یوسفزئی وزیر محنت وافرادی قوت):</u> (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ نوشہرہ میں تعینات پولیس جرائم کے خاتمے کیلئے دن رات سرگرم عمل رہتی ہے۔

(ب) (i) مذکورہ ضلع میں پولیس سٹیشنز دس ہیں، ہرایک پولیس سٹیشن کیلئے دودو موبائیلز تین تین رائیڈرز، پولیس پوسٹ کیلئے ایک ایک موبائیل، پولیس اسٹیشنوں اور چوکیوں کیلئے اسلحہ ایمونیشن و دیگر ضروری سامان بھی دستیاب ہیں۔

(ii) مذکورہ ضلع میں پولیس اسٹیشنوں کیلئے کوئی مخصوص فنڈ مقرر نہیں ہے تاہم ان کی ضرورت کے مطابق ان کو فنڈ مہیا کیا جاتا ہے۔ ضلع میں موجودپولیس سٹیشنوں کیلئے ایک سو عدد چارپائی بمعہ انوار، (100) سو عدد کرسیاں، پچاس عدد آفس ٹیبل، پچاس عدد الماریاں، ایک سو سٹاپر، کرسٹیناوائر، پچاس عدد فلش لائیٹس اور دس عدد تابوت پولیس اسٹیشنوں کیلئے درکار ہیں۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سوال کے جواب میں آپ دیکھ لیں کہ انہوں نے مجھے ضلع نوشہرہ میں پولیس سٹیشنز کی بات کی تھی، تواس میں انہوں نے خود یہ کہاہے کہ ہمارے پاس کوئی مخصوص کوئی سالانہ بجٹ نہیں ہے، توسر، میراپہلا سوال تو یہ ہے کہ بجٹ کیوں نہیں ہے؟ دوسرا سوال اگر آپ کے

پاس بجٹ نہیں ہے تو آپ اخراجات کے لئے آپ کا جو Fuel ہے، آپ کی جو گاڑیوں کی Repairing ہے، سٹیشنری ہے، Overall جتنے بھی آپ کے اخراجات ہیں تو وہ پھر ایک ایس ایچ او وہ کہاں سے پورے کرتا ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ Overall جو ہمارے ملک میں جو جرائم پیشہ افراد ہیں، کیا ان کی خدمات ان کو حاصل ہیں کہ یہ بغیر اخراجات کے اتنی زیادہ جو Activities ان کی ہوتی ہیں، یہ کہاں سے پوری کرتے ہیں؟ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Honorable Minister for Parliamentary Affairs.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، انہوں نے جو نوشہرہ پولیس سٹیشن کی بات کی ہے، اس میں باقاعدہ یہ نہیں کہا گیا کہ فنڈ نہیں دیا جاتا، انہوں نے کہا ہے کہ کوئی مقرر نہیں ہے لیکن جس تھانے کو جو ضرورت ہوتی ہے، اس تھانے کی ضرورت کے مطابق ان کو فنڈ مہیا کیا جاتا ہے۔ تو اب ہر ایک تھانے کی ضروریات مختلف ہوتی ہیں اور اسی حساب سے ان کو فنڈ مہیا کیا جاتا ہے۔ جس طرح ڈیٹیل بھی دی گئی ہے، دو دو تین تین موبائیلز، ان کیلئے جو فرنیچر زوغیرہ سارا ان کو فراہم کیا جاتا ہے، تو ان کا یہ کہنا ہے کہ جی کیوں نہیں؟ ایک ایک تھانے کیلئے، تو یہ بڑی مشکل ہو جاتی ہے، وہ پولیس ڈیپارٹمنٹ وہ خود فیصلہ کرتا ہے کہ کونسے علاقے کو زیادہ فوکس کرنا ہے اور کن علاقوں سے زیادہ کام لینا ہے؟ تو میرے خیال سے ہر علاقے کا Nature مختلف ہے، تو اس لئے میں ان سے کہونگا کہ جواب میں بھی Already موجود ہے کہ جو تھانوں کو فنڈ دیا جاتا ہے وہ ان کی ضروریات کے مطابق فراہم کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی ملک صاحبہ، شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: جی سپیکر صاحب، دیکھیں، مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی ہے کہ بغیر، بغیر۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا کہا ہے؟ شگفتہ ملک صاحبہ میں نے کہا ہے۔۔۔۔

(قہقہہ)

محترمہ شگفتہ ملک: سپیکر صاحب، مجھے ملک صاحبہ کہہ دیں، کوئی بات نہیں ہے سر، میں یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ جو Overall منسٹر صاحب نے جو بات کی ہے سر، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک حکومت یہ بات کرتی ہے، حقیقی تبدیلی کی اور حقیقی تبدیلی بغیر پیسوں کے، بجٹ کے کیسے آسکتی ہے؟ آپ یہ دیکھیں کہ پورے خیبر پختونخوا میں Crime ratio آپ دیکھیں، پھر مجھے معلوم ہے کہ نوشہرہ میں اتنے زیادہ جرائم جو ہو رہے ہیں، اس میں اگر آپ ایک پولیس سٹیشن میں ایک ایس ایچ او کے پاس اخراجات کیلئے پیسے نہیں ہیں، یہ آپ نے جو یہاں پہ کرسی فرنیچر کی بات کی ہے، میں اس کی بات نہیں کر رہی، میں یہ بات کر رہی ہوں

کہ آپ نوشہرہ میں دیکھیں Overall جو جرائم ہیں، ان کیلئے آپ کے پاس پیسہ نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ جرائم پیشہ جو لوگ ہیں، ان کی خدمات حاصل کرکے، تو یہی حالت ہوتی ہے جو ہمارے ملک کی ہے۔ سر، یہ بڑے افسوس کی بات ہے، سالانہ بجٹ بہت زیادہ ضروری ہے اور میں یہ ڈیمانڈ کرتی ہوں کہ نوشہرہ پولیس سٹیشن میں ان کی جو Overall demand ہے، اس کے مطابق ان کو بجٹ فراہم کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، آپ کا پوائنٹ انہوں نے نوٹ کر لیا ہے۔

<u>Ms. Shagufta Malik:</u> Thank you.

<u>جناب سپیکر:</u> جی، منسٹر صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و افرادی قوت):</u> جناب سپیکر، یہ تو بحث در بحث ہو جائے گی لیکن ویسے میں ان کے نالج کیلئے کہ اے این پی کی حکومتیں گزری ہیں اور پھر اتنی بڑی دہشت گردی سے ہم گزرے ہیں، اس میں اگر تھانوں کیلئے ایک ایک تھانے کیلئے فنڈ مختص نہیں ہوا ہے اور میں ان کی تجویز کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں لیکن یہ تجویز ان کو بجٹ کے دوران لانی چاہیئے، میں اس سے اتفاق کرونگا، آپ سے وعدہ کرتا ہوں لیکن یہ کہ اس موقع پہ اس بات کا کرنا میرے خیال سے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> چلیں، تھینک یو۔ مسز نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ، کوئسچن نمبر 12706۔

* 12706 _ <u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> کیا وزیر بہبود آبادی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع شمالی وزیرستان (سابقہ فاٹا) محکمہ بہبود آبادی کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

1۔ مذکورہ محکمے کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

2۔ مذکورہ محکمے کو کتنا فنڈز ریلیز کیا گیا ہے؛

3۔ مذکورہ محکمے نے کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>سید احمد حسین شاہ (معاون خصوصی، بہبود آبادی):</u> (الف) مخصوص طور پر ضلع وزیرستان (سابقہ فاٹا) محکمہ بہبود آبادی کے شعبے کے لئے کوئی ترقیاتی فنڈ مختص نہیں کیا گیا، البتہ ایک ترقیاتی منصوبے کے تحت تمام ضم شدہ اضلاع کیلئے ایک اے ڈی پی کا مربوط منصوبہ 22-2019 (موجودہ مراکز کو تقویت دینا)

کے نام سے کل لاگت اٹھاون(58.000) ملین میں اکسٹھ (61) مراکز کیلئے ضرورت کی بنیاد پر منظور کی گئی ہے جس میں دس مراکز شمالی وزیرستان کے بھی شامل ہیں۔

(ب)1۔ محکمہ بہبود آبادی تمام ضم شدہ اضلاع بشمول شمالی وزیرستان کو اس منصوبے کے تحت چھپن اعشاریہ سات سو اکانوے (56.791) ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

2۔محکمے کو اس منصوبے کے تحت چھپن اعشاریہ سات سو اکانوے(56.791) ملین روپے ریلیز کئے گئے ہیں جو کہ تمام ضم شدہ اضلاع میں ضرورت کے مطابق عام ادویات، مانع حمل ادویات، آلات جراحی اور فرنیچر وغیرہ پر خرچ کئے جارہے ہیں۔

3۔محکمے نے اب تک چھبیس اعشاریہ پانچ سو چالیس(26.540) ملین روپے خرچ کئے ہیں جس میں ضم شدہ اضلاع کے تمام اکسٹھ (61) مراکز بشمول دس مراکز شمالی وزیرستان کو عام ادویات، مانع حمل ادویات، آلات جراحی، فرنیچر، سٹیشنری اور سائن بورڈز وغیرہ فراہم کئے گئے ہیں۔ مزید عام ادویات اور مانع حمل ادویات کی خریداری پر کام جاری ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ Again وہی کوئسچن آیا ہے جو کہ احمد شاہ صاحب کو On behalf of Chief Minister ہمارے پریزیڈنٹ آف پاکستان عارف علوی صاحب سے ملنے کیلئے جانا پڑ گیا تو انہوں نے ریکویسٹ کی، بلکہ میں تو اب Defer نہیں کرواؤنگی، Lapse ہی کرواؤنگی کیونکہ وہ انٹرسٹ نہیں لیتے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے نالج میں اور اس اسمبلی کے نالج میں اور پوری قوم کے نالج میں یہ لانا چاہتی ہوں کہ ایک صحافی خاتون امبرین جس کا کہ یہ قصور ہے کہ وہ تحقیقی طور پر رپورٹر ہے اور اس کی گاڑی پہ اس کی بچی کے ساتھ حملہ ہوا ہے، جس کی میں بھرپور انداز میں اس اسمبلی میں مذمت کرتی ہوں اور میں منسٹر صاحب سے بھی یہی کہونگی کہ وہ بھی اس کی مذمت کریں اور میں یہ چاہونگی کہ جو صحافی اور ان کے خاندان کے لوگوں پہ جو حملے ہو رہے ہیں، اس کو میں نامنظور، نامنظور کرتی ہوں اور اس کی میں مذمت کرتی ہوں کہ ایک صحافی خاتون جو کہ اس ملک میں صحافت کرتی ہے، یہ آپ Equality اور پھر Gender discrimination کی طرف آگے جارہے ہیں، میں آپ کی بات نہیں کر رہی ہوں، میں پورے ملک کی بات کر رہی ہوں کہ اگر صحافی خاتون پہ حملہ ہوتا ہے اور اس کی بچی ساتھ ہوتی ہے اور اس کی گاڑی کے شیشے توڑ دیئے جاتے ہیں، اس پہ راڈ چلائے جاتے ہیں، جو بھی کیا جاتا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، ہمارے صحافیوں کو، دیکھیں، میں یہاں

پہ بل لے کر آئی، وہ بل انہوں نے Reject کر دیا اور مجھے بڑا افسوس ہے، حالانکہ اس پہ بات ہو سکتی تھی کہ میں جو پروٹیکشن بل لے کر آئی تھی ان صحافیوں کیلئے، تو ان کو انہوں نے یکسر مسترد کر کے مجھے بھجوا دیا جب کہ سندھ اسمبلی اس کو پاس کر چکی ہے، یہاں سے پہلے اسمبلی تھی کہ جس نے صحافیوں کی پروٹیکشن کیلئے یہاں سے پہلی قرارداد آپ کی چیئر کے Under منظور ہوئی لیکن یہ بل انہوں نے مسترد کر دیا، اس پہ بیٹھ کے بات بھی ہو سکتی تھی، ان کو تحفظ بھی مل سکتا تھا لیکن جناب سپیکر صاحب، یہ وہ بزدل لوگ ہیں کہ جو صحافی عورتوں پہ اب انہوں نے ظلم شروع کر دیا ہے کہ اگر وہ تحقیقی کام کرتی ہیں یا ان کا تحقیقی کام کسی ایسی جگہ پہ پہنچ جاتا ہے کہ جہاں پہ کسی نامور شخصیت کو کوئی مسئلہ بن جاتا ہے تو وہ پھر اس پہ حملے کروا کر ان کو جان سے مارنے کی کوشش کرتے ہیں، تو میں اس کو بزدلانہ اقدام کہونگی، یہ وہ بزدل لوگ ہیں جو عورتوں پہ حملے کرتے ہیں۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> اور جو مردوں پہ بھی حملے کرتے ہیں، وہ بھی بزدل ہیں کیونکہ وہ اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہوتے ہیں، تو جناب سپیکر صاحب، اس کی آپ بھی مذمت کریں، اس کی پوری اسمبلی مذمت کرے، تو میرا خیال ہے کہ ہم لوگ کامیاب ہو جائیں گے، کہیں نہ کہیں سے تو پہل ہو۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت):</u> مجھے بھی افسوس ہے، صحافیوں کو آزاد ہونا چاہیئے اور ان کو بالکل ایک ایسی انوائرنمنٹ دینا چاہیئے جس میں وہ آزادی صحافت کا اور اپنا اظہار آزادی کے ساتھ کر سکیں، اس میں کوئی قدغن نہیں ہے اور میرے خیال سے جمہوریت ہوتی ہے اس لئے کہ اس میں حکومت پر بھی تنقید کی جائے اور جہاں صحافیوں کو لگے کہ یہ جگہ خراب ہو رہی ہے یا خرابی نظر آئے، یہ ان کی Responsibility میں ہے کہ وہ اس کی نشاندہی کریں اور جو کچھ وہ دیکھیں، وہ لوگوں تک پہنچائیں۔ تو اس کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کا مقصد یہ ہے جناب سپیکر، کہ پھر جمہوریت پر یقین نہیں کر رہے ہیں اور ایک بڑے ستون کو ہم ناراض بھی کر رہے ہیں اور اس کو نظر انداز بھی کر رہے ہیں۔ تو میں ان کے ساتھ بالکل اتفاق کرتا ہوں اور اس کی مذمت کرتا ہوں اور ان شاء اللہ وتعالیٰ ہونا چاہیئے کہ اس واقعہ کی باقاعدہ تحقیقات ہونی چاہئیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> پورا ہاؤس اس طرح کے واقعات کی شدید مذمت کرتا ہے، آپ کے کوئسچن کا کیا کریں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہم سے نہ جایانہ گیا

ایک نیا تاج محل مل کے بنایانہ گیا

وہ تو تیار تھے کرنے کیلئے سجدہ شوق

ہم سے آنچل کا مصلیٰ ہی بچھایانہ گیا

تو اس کو Lapse کر دیں جی۔

Mr. Speaker: Thank you. Question withdrawn. Humaira Khatoon Sahiba, Question No. 12761.

* 12761 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور میں واقع ٹیچنگ ہسپتالوں میں نرسز کیلئے واش رومز کی سہولت دستیاب نہیں ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت ہسپتالوں میں نرسز کیلئے الگ واش رومز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز سرکاری ہسپتالوں میں نرسز کے بچوں (چھوٹے بچوں) کیلئے الگ "ڈے کیئر سنٹرز" قائم کرنے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے، وضاحت کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): (الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ پشاور کے تین بڑے ہسپتالوں کے جوابات کے مطابق نرسز کیلئے الگ واش رومز اور "ڈے کیئر سنٹرز" کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

1۔ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور

مذکورہ ہسپتال میں نرسز کیلئے علیٰحدہ واش رومز کی سہولت موجود ہے جبکہ "ڈے کیئر سنٹر" کا قیام زیر غور ہے۔

2۔ خیبر تدریسی ہسپتال پشاور

مذکورہ ہسپتال کے کچھ وارڈوں کے علاوہ باقی تمام وارڈوں میں نرسز کیلئے علیٰحدہ واش رومز موجود ہیں، جہاں الگ واش رومز نہیں ہیں ان کو Renovation Project کے پی سی ون میں شامل کیا گیا ہے جبکہ "ڈے کیئر سنٹر" کا قیام بھی پراجیکٹ کے فیز ٹو میں مکمل ہو جائے گا۔

3۔ حیات آباد میڈیکل کمپلیکس پشاور

مذکورہ ہسپتال میں نرسنگ عملہ کیلئے علیٰحدہ واش رومز کی سہولت موجود ہے جبکہ "ڈے کیئر سنٹر" کے لئے مناسب جگہ کا فقدان تھا لیکن زیر تعمیر نئے بلاک میں "ڈے کیئر سنٹر" کے قیام کا منصوبہ شامل ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، مجھے یقین ہے کہ اس سوال پہ آپ کا بھی کافی Concern ہے اور یہ سوال جو جمع ہوا ہے اس پہ میں نے باقاعدہ ورکنگ کی ہے اور اس وقت ایل آر ایچ، کے ٹی ایچ اور ایچ ایم سی میں نرسز کے علاوہ جوان کے پروٹوکول آفیسرز ہیں خواتین اور جو باقی خواتین کا سٹاف ہے، ان کیلئے بالکل الگ سے واش رومز نہیں ہیں اور Plus یہ کہ یہ جو میں نے اس میں "ڈے کیئر سنٹرز" کا بھی پوچھا ہے تو "ڈے کیئر سنٹر" تو کسی ہاسپٹل میں بھی نہیں ہے لیکن اس کے علاوہ بھی اگر ہم یہ سمجھتے ہیں اور ہم یہ مانتے ہیں اور یہاں پہ ہم اسمبلی سے Domestic Violence Bill پاس کرواتے ہیں تو میرے خیال میں خواتین کا پہلا حق یہی ہے کہ اگر اس وقت باون فیصد خواتین جو ہیں ان میں اکثریت ہمارے اداروں کے اندر موجود ہے، تو ہمارے Offices female friendly offices نہیں ہیں، ان میں نہ "ڈے کیئر سنٹرز" ہیں، نہ واش رومز الگ ہیں، لہذا میری آپ سے یہ ریکویسٹ ہوگی کہ آپ پلیز اس کو کمیٹی میں ریفر کریں تاکہ اس پہ میں وہاں پہ ڈیٹیل پہ کام کر سکوں۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Shaukat Yousafzai Sahib, to respond, please.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و افرادی قوت): شکریہ، سپیکر صاحب۔ میڈم نے جو بات کی، بالکل Genuine بات ہے لیکن چونکہ جو جواب آیا ہے، وہ صرف جو کے ٹی ایچ میں کچھ وارڈز ایسے ہیں جہاں پہ واش رومز نہیں ہیں لیکن باقی ایل آر ایچ اور ہمارے ٹیچنگ ہاسپٹلز ہیں اور بالکل حالت خراب ہو سکتی ہے لیکن اس کو ٹھیک بھی کیا جا سکتا ہے۔ باقی حیات ٹیچنگ ہاسپٹل اور ایل آر ایچ کے اندر واش رومز موجود ہیں۔ "ڈے کیئر سنٹر کے حوالے سے ایشوز ہیں، تو دو میں سے ایک کا تو Already پی سی ون بھی بن چکا ہے کے ٹی ایچ میں لیکن جو اس میں حیات آباد کی بات ہے تو اس میں جگہ نہیں مل رہی تھی لیکن اب یہ جگہ مل چکی ہے، تو ان شاء اللہ "ڈے کیئر سنٹر" بھی ان کیلئے بنایا جا رہا ہے۔

Mr. Speaker: Thank you. Ji, Madam.

محترمہ حمیرا خاتون: سپیکر صاحب، میں خود گئی ہوں، جو حیات آباد میڈیکل کمپلیکس ہاسپٹل کی جو پروٹوکول آفیسر ہیں، عشرت ان کا نام ہے اور ان سے میں خود ملی ہوں، تو انہوں نے مجھے خود کہا ہے کہ میں ایم ایس صاحب کا جو واش روم ہے وہ استعمال کرتی ہوں، میرے لئے الگ واش روم نہیں ہے، اس لئے

یہ ایک Genuine مسئلہ ہے، اگر منسٹر صاحب اس کو اہمیت دینا چاہتے ہیں، "ڈے کیئر سنٹرز" تو بالکل ہی نہیں ہیں، یہ تو آپ کو بھی پتہ ہے کہ ہم نے کتنی محنت سے، ڈپٹی سپیکر صاحب کی اور سمیرا کی معاونت سے اسمبلی میں تین سال کے بعد، ابھی دیکھیں کہ ابھی "ڈے کیئر سنٹر" کا قیام ہوا ہے، لہذا یہ بڑی اہمیت کا حامل ہے، اگر ہم خواتین کو فیلڈ میں چاہتے ہیں، ان کو Facilitate کرائیں گے، تو وہ یکسوئی سے کام کریں گی، لہذا یہ ایک اہم ایشو ہے، اس کو پلیز آپ ریفر کر لیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: کچھ دن پہلے ہم ایک بل بھی لے کر آئے ہیں کہ جو خواتین جو بازاروں میں مطلب جو Shops کے اوپر یا کوئی بزنس کے اوپر کام کرتی ہیں، تو ہم نے یہ کہا ہے کہ وہاں پہ بھی ان کے لئے واش رومز ہونے چاہئیں، تو بالکل میں ان سے اتفاق کرتا ہوں، اگر یہ کہتی ہیں کہ کمیٹی کے حوالے کر دیں تو بالکل کر دیں تاکہ ان کو بلا کر ان کا بتایا جائے کہ بھائی کیوں نہیں ہو رہا جی؟ اور میں اتفاق کرتا ہوں۔

The question before the House is: that Question No.12761 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it; the Question No.12761 is referred to the concerned Committee.

میں ہاؤس کو ایک ریکویسٹ کروں گا کہ آج Friday بھی ہے، ابھی بزنس بھی بہت زیادہ ہے اور اس لئے Speedily چلیں، زیادہ بحث میں نہ الجھیں تاکہ وقت پہ ہم یہ بھی ختم کر لیں، پھر جمعہ کا وقفہ ہوگا اور دو بجے ثانیہ نشتر صاحبہ آ رہی ہیں ہمارے اسمبلی کے اندر، ہمارے ایم پی ایز کو احساس پروگرام کے اوپر اور خاص طور پہ ابھی جو راشن کا ایک پروگرام شروع ہو رہا ہے، احساس راشن پروگرام، اس کے لئے بھی بریفنگ دیں گے تاکہ تمام ایم پی ایز اپنے حلقے میں غریب لوگوں کو Identify کر سکیں، تو اس لئے جانا نہیں ہے، آج سب نے تین بجے تک یہاں پہ رہنا ہے اور Speedily ذرا کام کرتے ہیں، مہربانی۔ مسٹر صلاح الدین صاحب، کوسچن نمبر 12824۔

* 12824 _ <u>جناب صلاح الدین</u>: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ PK-71 پشاور یونین کونسل سلیمان خیل میں اب تک کوئی بی ایچ یو موجود نہیں ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت کب تک مذکورہ یونین کونسل میں بی ایچ یو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے اور اب تک بی ایچ یو نہ بنانے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت) جواب (جناب شوکت علی یوسفزئی وزیر محنت وافرادی قوت نے پڑھا):

(الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ یونین کونسل میں ایک سول ڈسپنسری موجود ہے جس کا نام گڑھی ملی خیل ہے جو کہ یہاں کے عوام کو صحت کی سہولیات فراہم کر رہی ہے، چنانچہ اس یونین کونسل میں بی ایچ یو بنانے کا اب تک کوئی ارادہ نہیں ہے۔ مزید برآں سرکاری ہسپتالوں کی اگلی سطح پر درجہ بندی یا Up gradation صرف او پی ڈی میں مریضوں کی تعداد پر نہیں کی جاتی بلکہ اس کے لئے مختلف Standard / Criteria کو مدنظر رکھا جاتا ہے جس میں آبادی، موجودہ مراکز صحت سے فاصلہ، بستروں کی تعداد، مطلوبہ زمین کی دستیابی، بجلی، پانی، روڈ کی دستیابی اور حکومت کے موجودہ Financial resources کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے۔ یونین کونسل سلیمان خیل کی آبادی تقریباً 36 ہزار 950 ہے جبکہ بی ایچ یو کے معیار کے لئے ایک لاکھ کا ہونا لازمی ہے۔ سول ڈسپنسری میں درج ذیل منظور شدہ آسامیاں ہیں:

1۔ میڈیکل ٹیکنیشن، 2۔ دائی، 3۔ وارڈ اردلی، 4۔ چوکیدار، 5۔ سویپر۔

مندرجہ ذیل بی ایچ یوز پہلے سے ہی قائم ہیں جو یونین کونسل سلیمان خیل کی آبادی کے ساتھ ساتھ مذکورہ یونین کونسل میں سول ڈسپنسری کے علاوہ بھی موجود ہیں:

1۔ بی ایچ یو شیخ محمدی

2۔ بی ایچ یو ماشو خیل۔

3۔ سول ڈسپنسری شیخان۔

مزید برآں Revamping project کے تحت محکمہ صحت اسی سول ڈسپنسری کو Revamp کرنے جا رہا ہے، بی ایچ یو ماشو خیل کے میڈیکل آفیسر کو بذریعہ (PCMC) پرائمری کیئر مینجمنٹ کمیٹی فنڈ کے استعمال کے لئے کمیٹی کا سربراہ مقرر کیا گیا ہے تاکہ مذکورہ ڈسپنسری کو ازسرنو بنایا جائے۔

Mr. Salahuddin: Thank you, janab Speaker Sir, you had laid down a criteria and you had, your chair had announced that if the concerned Minister will not be present on that day, that Question will be straight forward considered, it will be sent to the concerned Committee; and the honorable Minister never comes, he never takes his business seriously. I am not talking about anyone else, I am talking about the Health Minister and this is not the first turn, this is my first Question consecutively coming and then he is not there and something so…….

جناب سپیکر: اصل میں صلاح الدین صاحب، میری رولنگ جو تھی وہ یہ تھی کہ اگر کسی کو کُسچن کا جواب نہیں آتا اور منسٹر بھی نہیں ہے تو پھر میں وہ کو کُسچن جو ہے، I will be referred to the concerned Committee, Because the Cabinet is collectively responsible تو آپ سپلیمنٹری کریں اور Someone will answer you.

جناب صلاح الدین: Okay, Sir. میری ریکویسٹ پھر بھی ہو گی کہ This may be sent to the concerned Committee لیکن سر، اس پہ بات بھی کر لیتے ہیں۔

Mr. Speaker: No doubt, you are right that the Minister should come, they should come, they should prefer to this august House. اگر ان کی کوئی ایسی Engagement نہیں ہے۔

جناب صلاح الدین: ٹھیک ہے سر، اس پہ بات بھی کر لیتے ہیں۔ سر، میں نے پوچھا تھا کہ سلیمان خیل میں یہ ایک یونین کونسل ہے کہ کیا وہاں پہ اب تک کوئی بی ایچ یو ہے؟ اور ڈیپارٹمنٹ کا جواب ہے کہ نہیں، وہاں پہ نہیں ہے۔ پھر آگے اس پہ جواب میں جاتے ہیں اور ڈیپارٹمنٹ کہتا ہے کہ وہاں ان کا کوئی ارادہ بھی نہیں ہے، وہاں پہ بی ایچ یو بنانے کا، مطلب کہ یہ 21st century اور یہ ابھی ماڈرن دور اور یہ خود بتاتے ہیں کہ وہاں کی آبادی چھتیس سینتیس ہزار آبادی ہے، اس کے لئے بی ایچ یو نہیں ہے اور ارادہ بھی نہیں رکھتے اور یہ کہ یہ ملک میں ہیلتھ ایمرجنسی ہے، تو آپ اس تضاد کو تو ذرا دیکھیں، تو میرا خیال ہے شوکت صاحب اس کو Respond کریں گے، تو آپ پلیز اگر دیکھیں یہ کس طرح کا مذاق ہے یہ ڈیپارٹمنٹ میرے علاقے کے لوگوں اور میرا نہیں، بلکہ ہمارے سارے علاقوں کے ساتھ یہ کیا مذاق کر رہے ہیں؟

Mr. Speaker: Ji, Shaukat Yousafzai Sahib, respond please.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): سر، یہ پہلی دفعہ سچ بول رہے ہیں اور پہلی دفعہ میں ان کا سچ سن رہا ہوں۔ اس صوبے کے ساتھ، اس ملک کے ساتھ زیادتیاں تو ہوئی ہیں ناں، آپ دیکھیں کہ یہ تو خوش قسمت ہیں کہ چند میلوں کے فاصلے پہ ان کو تین ٹیچنگ ہاسپٹلز میسر ہیں اور ان کے اپنے حلقے میں دو بی ایچ یوز بھی ہیں اور ساتھ ان کی ڈسپنسری وہاں موجود ہے، اس میں سارا اسٹاف موجود ہے۔ ہمارے حلقوں میں آپ چلے جائیں، ہم ابھی جا کر وہاں پہ کوشش کر رہے ہیں کہ ڈسپنسریاں بنیں، یعنی میں آپ کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں، آپ کی آبادی کا حق ہے کہ آپ کو وہ Facilities ملیں کیونکہ آپ UK کے اندر رہے ہیں اور UK میں یہ چیزیں بڑی Common ہوتی ہیں کہ آپ پہاڑ کے اوپر رہیں یا پہاڑ کے نیچے رہیں، آپ کو سڑک ملے گی، پانی ملے گا، صحت کی سہولت ملے گی، سکول ملے گا لیکن اگر ہمارے حلقوں

میں آپ جائیں گے تو آپ کہیں گے کہ یااللہ شکر ہے کہ میں کس جگہ پہ پیدا ہوا ہوں، ہمارے تو وہاں بہت ساری کمیاں ہیں لیکن میرے بھائی چونکہ ایک Criteria بنا ہے، اس Criteria کو پھر آپ Change کریں، وہ ایک لاکھ آبادی پہ بی ایچ یو بنتا ہے۔ آپ کو جو Facilities ملنی تھیں وہ آپ کو ملی ہوئی ہیں، جو ڈسپنسری کا آپ کہتے ہیں کہ بنائیں تو بنائیں گے لیکن اب آبادی بڑھے گی تو آپ کو بنائیں گے، میں تو آپ کو یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ اپنی آبادی بڑھادیں۔

جناب سپیکر: چلیں، تھینک یو۔ جی، صلاح الدین صاحب۔

جناب صلاح الدین: سر، اس پہ ذرا ڈیٹیل ڈسکشن چاہیئے، اس لئے کہ وہاں کے لوگوں کی اور یہ ایک لاکھ کی آبادی، میرا ایک گاؤں ہے، میرے حلقے کا گاؤں ہے، وہاں پہ پچھتر ہزار آبادی ہے، وہاں پہ بی ایچ یو ہے ایک اور متنی میں ساٹھ ہزار کی آبادی ہے، وہاں پہ کیٹیگری ڈی ہاسپیٹل ہے لیکن When I am talking of my constituency, at least I talk about fifty square kilometer جی یہ پشاور کا سب سے لمبا چوڑا علاقہ ہے، تو وہاں پہ لوگوں کے لئے جانا کافی مشکل ہوتا ہے۔ تو میری ریکویسٹ ہوگی آنریبل منسٹر صاحب سے، کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں، اس پہ ذرا ڈیٹیل ڈسکشن بھی کر لیتے ہیں، محکمے والے بھی بیٹھے رہیں گے، منسٹر صاحب بھی ہونگے اور اس کے لئے کوئی راہ ڈھونڈھ لیتے ہیں، تو میری یہ ریکویسٹ ہے۔

جناب سپیکر: جی شوکت صاحب۔

وزیر محنت و افرادی قوت: اگر کمیٹی میں چلا بھی جائے تو کمیٹی تو فیصلہ نہیں کر سکتی ہے، اگر آپ نے وہ کرنا ہے تو اس میں ہم امنڈمنٹ کر سکتے ہیں کہ بھائی ایک لاکھ آبادی کی بجائے پچاس ہزار کر دیں، تیس ہزار کر دیں، اس میں تو کوئی وہ بات نہیں ہے لیکن اب ایک Criteria بنا ہے اور یہ Criteria ابھی سے نہیں بنا ہے، پہلے سے بنا ہے اور موجود ہے۔ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ جب جاتا ہے، فزیبلٹی سٹڈی ہوتی ہے تو فزیبلٹی سٹڈی میں باقاعدہ لکھا جاتا ہے کہ اتنی آبادی ہے، اس میں اگر اتنی آپ امنڈمنٹ کر دیں تو وہ بہتر ہوگا، بجائے اس کے کہ آپ کمیٹی میں چلیں تو کیا ہوگا، کمیٹی میں تو فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ میں عرض کرتا ہوں سر، کہ اگر آپ امنڈمنٹ لے کر آئیں وہ سب سے بہتر ہوگا، میں آپ کو سپورٹ کروں گا، میں آپ کو سپورٹ کروں گا اس لئے کہ اس کی ہمیں بھی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 13067، مسٹر سراج الدین صاحب۔

* 13067 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر سائنس و ٹیکنالوجی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع وائزاور سکیل وار تفصیل فراہم کی جائے;

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع اور سکیل وار تعداد کتنی ہے;

(ج) محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات کنٹریکٹ ملازمین کی ضلع وائزاور سکیل وار تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر سائنس وٹیکنالوجی) جواب (جناب شوکت علی یوسفزئی وزیر محنت وافرادی قوت):

(الف)

سیریل نمبر	مخصوص پوسٹ	سکیل	آسامیوں کی تعداد	ضلع
1	اقلیتی سیٹ	S3(BPS 1-4)	02	1پشاور،2ایبٹ آباد
2	معذور کے لئے سیٹ	-	-	-
3	خواتین کے لئے سیٹ	M5 (BPS-18) مساوی	02	پشاور

(ب)

سیریل نمبر	مخصوص پوسٹ	سکیل	آسامیوں کی تعداد	ضلع
1	اقلیتی سیٹ	S3(BPS 1-4)	02	1پشاور،2 ایبٹ آباد
2	معذور کے لئے سیٹ	-	-	-
3	خواتین کے لئے سیٹ	M5 (BPS-18) مساوی S1(BPS-15) مساوی	04 04	پشاور

(ج)

سیریل نمبر	مخصوص پوسٹ	سکیل	آسامیوں کی تعداد	ضلع

1	اقلیتی سیٹ	S3(BPS 1-4)	01	پشاور
2	معذور کے لئے سیٹ	-	-	-
3	خواتین کے لئے سیٹ	(BPS-17) مساوی	06	پشاور

مزید برآں چونکہ ڈائریکٹوریٹ جنرل آف سائنس وٹیکنالوجی کا عملہ محدود تعداد پر مشتمل ہے اسلئے مخصوص نشستوں پر تقرری کیلئے مذکورہ کوٹہ پورا نہیں ہوتا جس کی وجہ سے تاحال کوئی بھرتی نہیں کی گئی ہے۔

جناب سراج الدین: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میں نے محکمہ سائنس وٹیکنالوجی میں اقلیت و معذور اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع وار تفصیل مانگی تھی جس کے جواب میں محکمے نے جو تفصیل فراہم کی ہے اس کے مطابق محکمہ سائنس وٹیکنالوجی صرف دو اضلاع پشاور اور ایبٹ آباد تک محدود ہے اور اس صوبے کے باقی کسی ضلع میں اس محکمے کا وجود تک نہیں ہے جی، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا پشاور ایبٹ آباد کے علاوہ پورے صوبے میں اس محکمے کا کوئی اور بھی ملازم نہیں ہے؟ اور دوسرا یہ کہ میں نے سوال میں اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کے لئے مخصوص کوٹے کے تحت بھرتی کئے گئے ملازمین کی تعداد پوچھی ہے تو اب جواب میں بتایا گیا ہے کہ محکمے میں صرف دو اقلیتی ملازمین اور سولہ خواتین ملازمین محکمے میں موجود ہیں لیکن پورے محکمے میں کوئی ایک بھی معذور فرد کی تقرری نہیں ہوئی ہے، حالانکہ رولز کے مطابق معذور افراد کا بھرتی میں پانچ فیصد کوٹہ مختص ہے، بھرتی میں معذور افراد کے لئے مخصوص کوٹے پر عمل درآمد کیوں نہیں ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب رنجیت سنگھ: سپیکر صاحب، سپلیمنٹری۔

جناب سپیکر: جی رنجیت سنگھ صاحب، سپلیمنٹری، پلیز۔

جناب رنجیت سنگھ: شکریہ سپیکر صاحب، میں صرف اس سوال کے ساتھ یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہاں پہ انہوں نے جو جواب دیا، اس میں آخر میں آکر انہوں نے کہا کہ بھئی اس ڈیپارٹمنٹ کے اندر اتنی تعداد پہ یہ لوگ مشتمل ہوتے ہیں، اس وجہ سے یہاں پہ کوٹہ مکمل نہیں استعمال ہوتا اور رہ جاتا

ہے،یہاں اس ڈیپارٹمنٹ کوچھوڑ کر صوبے بھر کے تمام جتنے اور ڈیپارٹمنٹس ہیں، میں اگر ان کی بھی بات کروں تو ہمارے لئے جو پانچ فیصد کوٹہ مختص کیا گیا ہے، میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ وہ بھی اس پہ Implement نہیں ہوتا کیونکہ اس وقت میں یہ کہہ سکتا ہوں بڑے اس سے کہ چاہے وہ روی کمار صاحب ہو، وزیر بھائی ہو، ویلسن بھائی ہو، ہم سب لوگوں کو یہاں پہ تمام ڈیپارٹمنٹس سے چاہے وہ ایجوکیشن ہو، ہیلتھ ہو یا کسی اور محکمے سے بھی، ہم ہمیشہ انہیں (RTI) آرٹی آئی کرتے ہیں، ان کے تحت ہم ان سے اپنی تمام ملازمتوں کے حوالے سے ڈیٹیل لے لیتے ہیں کہ آیا اس ڈیپارٹمنٹ میں کتنی پوسٹیں آئیں، کتنی ہیں؟ اور ہم دیکھتے ہیں اس میں، اس کا کوئی Figure جو ہوتا ہے ہمیشہ، خاص طور پہ ایجوکیشن پہ اگر میں بات کروں اور ایک سو کی تعداد میں نکلتا ہے کہ آپ کی دو سو سیٹیں یہاں رہتی ہیں، آپ کی سو سیٹیں یہاں رہتی ہیں لیکن وہ Implement نہیں ہوتیں اور پھر ان کے لئے وہ نئی نئی پالیسیز بناتے ہیں۔ میری صرف آپ سے یہ ریکویسٹ ہے کہ جو ہمارے لئے پانچ فیصد کوٹہ آپ کی گورنمنٹ نے مختص کیا ہے، اس کیلئے اگر آپ یہاں سے رولنگ دیں جناب سپیکر صاحب، میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اگر یہاں سے رولنگ دیں ہمارے لئے، جو اقلیتوں کے لئے پانچ فیصد کوٹہ مختص کیا گیا ہے، اس پہ Implement کیا جائے اور تمام ڈیپارٹمنٹس جہاں پہ ہماری جتنی بھی پوسٹیں پڑی ہوئی ہیں، ان کو Fill کیا جائے، میں یہ چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی شگفتہ ملک صاحبہ، بس دو سپلیمنٹری ہوتے ہیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو سپیکر صاحب، یہ سوال آپ دیکھیں کہ یہ جو معذور افراد ہیں اناریٹی ہر ایجنڈے پہ Daily ایک سوال کسی نہ کسی ممبر کا آتا ہے۔

جناب سپیکر: حافظ صاحب، آپ تشریف رکھیں، دو سپلیمنٹری ہو گئے ہیں، آج جمعہ بھی ہے۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ یہ دیکھیں، جواب میں انہوں نے جو معذور افراد میں پچھلے پانچ سال میں ایک بندہ، یا تو ان کے پاس ڈیٹیل نہیں ہے یا یہ ڈیٹیل کیوں نہیں دینا چاہ رہے ہیں؟ سر، اس پہ آپ کی رولنگ بہت ضروری ہے کہ کیوں یہ ڈیٹیل نہیں دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، .Respond, please آپ تشریف رکھیں، دو سپلیمنٹری ہو گئے ہیں ناں، ٹائم نہیں ہے جی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر،ایک تو انہوں نے مختلف ڈیپارٹمنٹس کی بات کی، میرے بھائی نے مختلف ڈیپارٹمنٹ کی بات کی، تو میں اس کے لئے بالکل گورنمنٹ کی جو پالیسی ہے وہ تو بالکل Implement ہوگی، ہر صورت میں، ان کو اگر کہیں لگتا ہے، کوئی ڈیپارٹمنٹ اس کو Implement نہیں کر رہا، اس ڈیپارٹمنٹ کی یہ نشاندہی کرلیں، اس سے پوچھ گچھ ہو جائے گی، ہم ان کو Satisfied کرالیں گے۔ باقی یہ جو اس میں Already جب آپ پانچ فیصد کوٹہ رکھتے ہیں، تو پانچ فیصد کوٹہ جو ہے وہ باقاعدہ اس کا ایک Criteria ہوتا ہے کہ پانچ فیصد آپ کیسے، کہاں سے نکالیں گے؟ جب عملہ ہی ٹوٹل پانچ بندے آپ نے بھرتی کرنے ہوں تو پھر اس میں سے پانچ فیصد کوٹہ کہاں سے نکلے گا، معذور کا کہاں سے نکلے گا؟ ایک Criteria بنا ہوا ہے، تو اس میں میری گزارش ہے کہ اس کے علاوہ اگر کہیں Implement نہیں ہو رہا۔ باقی انہوں نے کہا کہ دوسرے اضلاع میں ان کے دفاتر ہی نہیں ہیں، جب دفاتر نہیں ہیں تو پھر بھرتی کیسے ہو جائیں گے؟ تو یہ اس میں کوئی وزن نہیں ہے اس کوسچن میں، لیکن میں ان کے ساتھ یہ ضرور کہتا ہوں کہ اگر کوئی ڈیپارٹمنٹ Implement نہیں کر رہا پانچ فیصد تو اس ڈیپارٹمنٹ کی نشاندہی کرلی جائے تاکہ ہم ان سے پوچھ گچھ کرلیں۔

جناب سپیکر: بالکل نشاندہی کریں ایسے ڈیپارٹمنٹس کی اور میں یہ رولنگ دیتا ہوں کہ یہ جو کوٹہ ہے، خواہ وہ اقلیتوں کے لئے ہے یا وہ معذور افراد کے لئے ہے یا وہ خواتین کے لئے ہے، تو ہر ڈیپارٹمنٹ اس کو Ensure کرے اور اگر کسی ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں ہمارے پاس یہاں پہ اطلاع آتی ہے In writing، ہم اس کو چیک کریں گے اور پھر ہم اس کے خلاف Action propose کریں گے، کوسچن کریں، لکھ کر دے دیں، ابھی آپ منسٹر صاحب کو تقریر نہ کریں، لکھ کر دے دیں اور پھر ہم کر لیتے ہیں اس کو۔ کوسچن نمبر 13206، عنایت اللہ صاحب، آپ کو صاحبزادہ صاحب نے آکر باتوں میں لگا دیا۔

* 13206 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) اضلاع میں ڈپٹی کمشنر، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر کی تعیناتی کے حوالے سے کیا پالیسی رائج ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) اضلاع میں افسران کی تعیناتی میں پی اے ایس اور پی ایم ایس کے درمیان کیا تناسب رکھا گیا ہے؛

(ج) کیا حکومت اس تناسب کے مطابق پوسٹنگ کرتی ہے، اس وقت صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں تعینات ڈپٹی کمشنرز، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنرز اور اسسٹنٹ کمشنرز کی تفصیل فراہم کی جائے، ان کا تعلق کس سروس سے ہے، اس کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جواب (جناب شوکت علی یوسفزئی وزیر محنت نے پڑھا): (الف) خیبر پختونخوا تقرری و تبادلہ حکمت عملی کے پیرا نمبر 1 کے ذیلی پیرا (xii) اور خیبر پختونخوا قواعد کارکردگی 1985 کے قاعدہ نمبر 17(1) بمعہ شیڈول III کے تحت وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا صوبے کے ہر ضلع میں ڈپٹی کمشنر، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنرز کی تعیناتی کے لئے بااختیار ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ب) محکمہ عملہ مندرجہ بالا حکمت عملی، قواعد و ضوابط او کارکردگی کی روشنی میں ضلع میں پی اے ایس اور پی ایم ایس افسران کی تقرریاں کرتا ہے۔

(ج) اس وقت صوبے بھر کے تمام اضلاع میں تعینات ڈپٹی کمشنرز، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنرز اور اسسٹنٹ کمشنرز کی تفصیل لف ہے۔ (ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ محکمہ عملہ سے میں نے ڈپٹی کمشنرز اور ایڈیشنل ڈپٹی کمشنرز اور اسسٹنٹ کمشنرز کی پالیسی کے حوالے سے پوچھا ہے اور آگے Next جز ہے سوال کا، کہ کیا پی اے ایس اور پی ایم ایس افسران کے درمیان کوئی تناسب ہے کہ کس تناسب سے فیلڈ کے اندر اس کی ٹرانسفر ہوگی، اس کو Proportionate formula کہتے ہیں، تو انہوں نے جواب کے اندر پالیسی جو دی ہوئی ہے وہ Proportionate formula نہیں دیا ہوا ہے کہ کس تناسب سے یہ فیلڈ کے اندر ان کو Adjust کریں گے۔ سر، اس میں بنیادی ایشو یہ ہے کہ ایک تو اس کے اندر مسئلہ آرہا ہے کہ Generally ایک پراونشل سروس کے افسران کی طرف سے یہ ایک گلہ رہتا ہے کہ اس فارمولے کو Maintain، فارمولے کے حوالے سے بھی ان کے تحفظات ہیں لیکن جو فارمولہ موجود ہے، اس کو بھی Honor نہیں کیا جاتا ہے اور جو سب Important issue ہے وہ یہ ہے کہ فیلڈ کے اندر بہت سے افسران ایسے ہوتے ہیں پراونشل مینجمنٹ سروس کے کہ ان کو فیلڈ تک جانے کا موقع ہی نہیں ملتا ہے۔ تو اس لئے یہ ایک لحاظ سے Discretion ہے چیف منسٹر کی، چیف سیکرٹری کی Discretion ہے اور Discretion بالکل ان کی ہونی چاہیئے لیکن کوئی ایسی پالیسی، ایسا فارمولہ طے ہونا چاہیئے کہ ہر آفیسر

کو فیلڈ میں جانے کیلئے کم از کم ایک ایک، دو دو مرتبہ موقع ملے۔ بہت سے افسران ایسے ہیں کہ جو ابھی بھی سیکر ٹریٹ کے اندر موجود ہیں، ان کو موقع نہیں ملا ہے، یہ بڑا Important سوال ہے۔ سچی بات یہ ہے اور جب تک اس پہ Thoroughly ایک ڈیبیٹ نہیں ہوتی ہے، اس پہ حکومت اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ پوری ایک Presentation نہیں دیتا ہے اور یہ ساری پالیسیز جو ہیں وہ ہمارے سامنے نہیں لاتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ اس پہ اسمبلی کی کسی سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر ڈسکشن ہو، متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر، اور ہم اس پہ اپنا Input بھی دے سکیں اور اس حوالے سے جو پراونشل سروس کے افسران کے Grievances ہیں، ان کو بھی دور کر سکیں اور اس پالیسی کے اندر جو Flaws ہیں، ان Flaws کو بھی ہم Point out کر سکیں، تو اسلئے میں چاہتا ہوں، میری تو ریکویسٹ یہ ہے کہ اس کو اسٹیبلشمنٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں اور ہم بڑی Positively اور Constructively اس پہ بھی بات کریں گے۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب، وہ کہتے ہیں کمیٹی میں بھیج دیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، یہ جو پوسٹنگز اور ٹرانسفرز ہوتی ہیں، اس کا جو 1985 کا قاعدہ 17 شیڈول III جو ہے، اس کے تحت یہ اختیار وزیر اعلیٰ صاحب کو دیا گیا ہے کہ وہ تعیناتی کریں، فیلڈ کے اندر، چاہے وہ ڈپٹی کمشنر ہو، اسسٹنٹ کمشنر ہو یا دیگر جو ہیں، تو یا تو پھر آپ نے اختیار دیا ہے، اس اسمبلی نے دیا ہے چیف منسٹر کو۔ اگر آپ کو اس پر اعتراض ہے، آپ سمجھتے ہیں کہ وہ صحیح نہیں ہے تو پھر تو امنڈمنٹ لانا پڑے گی، جب تک آپ امنڈمنٹ نہیں لاتے ہیں تو یہ اختیار تو وزیر اعلیٰ کے پاس موجود ہے، اگر آپ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اس وقت تعداد کتنی ہے پی اے ایس کی اور پی ایم ایس کی، وہ میں آپ کو بتا سکتا ہوں، وہ میں نے ڈیپارٹمنٹ سے لی ہے۔ اس وقت جناب سپیکر، پی اے ایس کے انیس ڈپٹی کمشنرز لگے ہوئے ہیں اور سولہ پی ایم ایس، پی سی ایس کے لگے ہوئے، ڈی سی، اے ڈی سی جنرل جو ہیں، وہ پی اے ایس کے دو ہیں اور پی ایم ایس اور پی سی ایس کے تینتیس ہیں اور اسی طرح اے سی جو ہیں وہ پی اے ایس کے پچیس ہیں اور پی ایم ایس اور پی سی ایس کے سڑسٹھ، تو یہ تو انہوں نے پورا فگر دیا لیکن جو ان کی بات ہے، بالکل مجھے کوئی وہ نہیں ہے، کمیٹی میں بھیج دیں لیکن کیا کمیٹی یہ فیصلہ کر سکے گی؟ میں Again یہ کہونگا، جس طرح میں نے پہلے یہ کہا کہ آپ جب تک امنڈمنٹ نہیں کریں گے ناں، تو یہ وہ اختیار ملا ہوا ہے وزیر اعلیٰ کو، وہ اختیار آپ لے نہیں سکتے، اس طرح نہ اس کو آپ چیلنج کر سکتے ہیں، وہ جو فیلڈ میں جو پوسٹنگ ہوتی ہے جناب سپیکر، وہ Totally وہ پرفارمنس اور اس کی بنیاد کے اوپر ہوتی ہے، چونکہ اس کا عوام کے ساتھ براہ راست

تعلق ہوتا ہے، لاء اینڈ آرڈر کے ساتھ براہ راست تعلق ہوتا ہے، تو وہ تو اس پہ تو کوئی وہ نہیں ہو سکتا ہے کہ جی کوئی بندہ اگر فیلڈ میں کام نہ بھی کر سکے تو وہ بھی جائے، یہ اس طرح ہوتا نہیں ہے، یہ پہلے آپ امنڈمنٹ کا سوچیں کہ آپ نے یہ اختیار رکھنا ہے یا نہیں رکھنا؟ جب تک آپ Move نہیں کریں گے اس وقت تک آپ اس کو نہیں چھیڑ سکتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: .Okay جی عنایت اللہ خان صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: دیکھیں، میرے میں خیال شوکت میرے بات کو سمجھے نہیں ہیں، میرے خیال میں آپ سمجھ رہے ہیں، شوکت نہیں سمجھے ہیں۔ میں وزیر اعلیٰ کے اختیار کو چیلنج نہیں کر رہا ہوں، میں سمجھتا ہوں یہ اختیار وزیر اعلیٰ کے پاس ہونا چاہیئے اور وزیر اعلیٰ کے پاس موجود ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ جن افسران کو Opportunity نہیں ملتی ہے یا Propositional formula جو ہے وہ Follow نہیں ہوتا ہے، تو میں تو اس چیز کو دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ ہے کیا، تناسب کیا ہے، وہ تناسب کیا ہے؟ اور دوسری بات یہ ہے کہ بعض افسران بالکل محروم رہتے ہیں، تو آپ کے پاس ایسا فارمولا ہونا چاہیئے کہ ایک افسر کو زندگی میں ایک دو تین مرتبہ کسی ایک پوسٹنگ ایڈیشنل اسسٹنٹ کمشنر، اسسٹنٹ کمشنر، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر، ڈپٹی کمشنر، اس پہ اپنی پوری زندگی میں ایک ایک مرتبہ موقع تو مل سکے۔ اگر کیسی کا اے سی آر خراب ہے، کوئی Corrupt practices میں Involved ہے اور وہ آپ نے Prove کیا ہے، اس کو بے شک فیلڈ میں مت بھیجیں لیکن آپ کے ساتھ کیا Criteria ہے کہ آپ کسی کو بتاتے ہیں کہ یہ Efficient ہے، ایک Non efficient ہے، ٹھیک ہے، اس لئے میں نہ وزیر اعلیٰ کے اختیار کو اور نہ میں کمیٹی کے اندر یہ بات کرونگا کہ وزیر اعلیٰ کا اختیار ہے، اس سے اختیار لیا جائے۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ Overall اس پالیسی کو دیکھا جائے کہ اس میں انصاف کو کیسی یقینی بنایا جا سکتا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: جناب سپیکر، یہ ایک ڈیپارٹمنٹ اس کا موجود ہے، وہ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ سب کے نام موجود ہوتے ہیں اور ان میں سے یہ ایسا نہیں ہوتا ہے کہ ہر پوسٹنگ کو وزیر اعلیٰ خود کرتا ہے بلکہ وہ ڈیپارٹمنٹ جو وہ Propose کرتا ہے باقاعدہ کہ جی یہ یہ نام ہیں، ابھی کل پرسوں کی بات ہے ہمارے ڈسٹرکٹ کے اندر پوسٹنگ ہوئی ہے، کوئی میری مرضی پہ نہیں ہوئی ہے، نہ ہم سے پوچھا گیا ہے لیکن ظاہر ہے وہ ڈیپارٹمنٹ نے دو دو، تین تین نام بھیجے تھے، ان میں سے سی ایم نے کر دیا ہے۔ میں ایک چیز ان کی

میں بالکل مانتا ہوں کہ سب کو موقع ملنا چاہیئے تاکہ پتہ چلے کہ کون بہتر پرفارم کرسکے؟ بالکل اگر یہاں تک ہے تو ہم ڈیپارٹمنٹ تک بھی آپ کی بات پہنچائیں گے، وزیر اعلیٰ صاحب تک آپ کی بات پہنچ جائے گی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، میں ایسے سینکڑوں، ایسے بے شمار افسران کے نام بتا سکتا ہوں کہ جو ابھی تک Nineteen تک اور Twenty تک پہنچ گئے ہیں اور ان کو فیلڈ کے اندر جانے کا موقع نہیں ملا ہے، اس لئے میں تو پالیسی کو تو چیلنج نہیں کرتا، میں کہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ کے اختیار کو نہیں چیلنج کر رہا ہوں، تو ان کو ایشو نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ بڑا Important question ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ بڑا Important ہے اور یہ Strategic نوعیت کی پوسٹیں ہیں، میں بالکل اس کا قائل ہوں کہ اس میں کوئی Political interference نہیں ہو، یہ Purely اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ Filter کرے چیزوں کو، چیف سیکرٹری کے Through کیس چلا جائے اور وزیر اعلیٰ ہی اس کو کریں، اس میں کوئی Political interference نہیں ہونی چاہیئے، میں ذاتی طور پہ اس کا قائل ہوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ Fairness جو ہے وہ Ensure کرانا ضروری ہے۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب کہتے ہیں کہ چیف سیکرٹری اور اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے، وزیر اعلیٰ کے نوٹس میں بات لاؤنگا تاکہ یہ جو بات آپ نے کی ہے ان تک پہنچے اور اس کے مطابق کریں، آپ صحیح کہتے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، ایک بات کم از کم یقینی بنائیں کہ جو ایک بات یقینی بنائیں کہ ہر آفیسر کو فیلڈ کے اندر ایک کیٹیگری میں ایک مرتبہ جانے کا موقع ملے، ایڈیشنل اسسٹنٹ کمشنر، اسسٹنٹ کمشنر، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر، ڈپٹی کمشنر ایک مرتبہ ان کو فیلڈ کے اندر جانے کا موقع ملے۔

Mr. Speaker: Thank you. Question No. 13193 of Mr. Shakeel Bashir Sahib is deferred.

شکیل بشیر صاحب نے ریکویسٹ کی ہے کہ میرا کوسچن Defer کر دیا جائے۔ Now the Questions` Hour is over.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

12855 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) اسپیشل ڈیویلپمنٹ یونٹ(SDU) محکمہ منصوبہ بندی وترقیات نے سال 2013 سے تاحال کتنے پراجیکٹس کہاں کہاں شروع کئے ہیں، ہر پراجیکٹ کی لاگت کتنی ہے، نیز ان میں سے کتنے پراجیکٹس مکمل ہوچکے ہیں اور کتنے زیر تکمیل ہیں، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) اسپیشل ڈیویلپمنٹ یونٹ(SDU) محکمہ منصوبہ بندی وترقیات نے سال 2013 سے تا حال بتیس (32) پراجیکٹس شروع کئے ہیں جن میں سے اب تک پانچ پراجیکٹس مکمل ہوچکے ہیں جبکہ باقی ستائیس پراجیکٹس پر ابھی کام جاری ہے۔

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

13175 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے 'ای۔ایف آئی آر' کی سہولت متعارف کروائی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو پشاور ڈویژن میں اب تک کتنی ایف آئی آرز درج ہوچکی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) پشاور ڈویژن میں اب تک چوبیس سو پچاس کمپلینٹس موصول ہوئی ہیں جن پر کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

13211 _ محترمہ بصیرت خان: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سابقہ فاٹا کے خاصہ دار اور لیویز فورس کو پولیس طرز پر ٹریننگ دی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ٹریننگ میں کل کتنے اہلکاروں کو شامل کیا گیا، ہر اہلکار پر کل کتنا خرچہ آیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے، نیز ٹریننگ کے دوران دی گئی سہولیات کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) بحوالہ مذکورہ سوال منجانب ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس ٹریننگ خیبر پختونخوا معروض ہوں کہ ٹریننگ کے ٹوٹل دو سائیکل منعقد ہوچکے ہیں جن میں دس ہزار 946 نفر سابقہ لیویز خاصہ دار پولیس کی بنیادی تربیت حاصل کر چکے ہیں جبکہ پانچ ہزار 261 نفر مورخہ 31 مئی 2021 سے تمام مذکورہ بالا ٹریننگ سنٹرز میں زیر تربیت ہیں۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ب) اس سلسلے میں پاک آرمی کے زیر انتظام سترہ ٹریننگ سنٹرز اور خیبر پختونخوا پولیس کے زیر انتظام ساٹ ٹریننگ سنٹرز مصروف عمل ہیں۔ مذکورہ ٹریننگ کے دوران منظور شدہ پی سی ون کے مطابق فی نفر ادائیگی کی گئی ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جناب عبدالکریم خان صاحب، سپیشل اسسٹنٹ، آج کے لئے، جناب انور زیب خان صاحب، منسٹر، آج کے لئے، ڈاکٹر امجد علی خان صاحب، منسٹر، آج کے لئے، نوابزادہ فرید صلاح الدین صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب آغاز اکرم اللہ گنڈاپور صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب محب اللہ خان صاحب، منسٹر، آج کے لئے، جناب اکبر ایوب صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب عاقب اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب محمد ابراہیم خٹک صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب فیصل امین گنڈاپور صاحب، منسٹر، آج کے لئے، جناب افتخار علی مشوانی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب سردار خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب طفیل انجم صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب محمود احمد خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب محمد ظہور خان صاحب، مشیر، آج کے لئے، جناب احمد خان کنڈی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب محمد اقبال صاحب، منسٹر، آج کے لئے، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ بصیرت خان صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب سردار حسین بابک صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب کامران بنگش صاحب، منسٹر، آج کے لئے اور سردار یوسف صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

(شور)

جناب سپیکر: یہ پھر آپ ان سے پوچھیں کہ کیوں نہیں آتے ہیں؟ فرسٹ لیجسلیشن لیکر پھر واپس آجاتے ہیں ایجنڈے کے اوپر۔

مسودہ قانون بابت اپر سوات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی مجریہ 2021 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8: Introduction of the Upper Swat Development Authority Bill, 2021, in the House. The Minister for

Parliamentary Affairs, to please introduce the Upper Swat Development Authority Bill, 2021, in the Hose.

Mr.Shaukat Ali Yousafzai (Minister for labour): Mr. Speaker, on behalf of the honorable Chief Minister, ----

جناب سپیکر: واپس آتے ہیں ایجنڈے پر۔

Minister for Labour & Culture: I introduce the Upper Swat Development Authority Bill, 2021, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

خوشدل خان صاحب، یہ گورنمنٹ نے اجلاس بلایا ہوا ہے، واپس آتے ہیں ایجنڈے کے اوپر، آپ لوگ اپنی چیزیں کر کے بھاگ جائیں گے، پیچھے وہ لیجسلیشن رہ جائے گی۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا مستحق آرٹسٹس ویلفیئر انڈومنٹ فنڈ مجریہ 2021 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: The Minister for Labour & Culture, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Deserving Artists Welfare Endowment Fund Bill, 2021, in the House.

Minister for Labour & Culture: Mr. Speaker, I introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Deserving Artists Welfare Endowment Fund Bill, 2021, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

Mr. Speaker: Item No. 10. 'Consideration of the Bill': The Minister for Parliamentary Affairs, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Control-----

نہیں، یہ بل Defer ہو گیا، یہ نارکوٹکس والا حکومت نے ڈیفر کیا، تو شاید حکومت کوئی اور امنڈمنٹ لا رہی ہے۔

مسودہ (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا لاء آفیسرز کی تعیناتی مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 12. 'Consideration of the Bill': The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Law Officers (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Fazal Shakoor (Minister for Law): I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Law Officers (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Law Officers (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Now, Clauses 1 and 2 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

Minister for Law: Thank you.

مسودہ (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا لاء آفیسرز کی تعیناتی مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Law Officers (Amendment) Bill 2021 may be passed.

Minister for Law: I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Law Officers (Amendment) Bill, 2021 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Law Officers (Amendment) Bill, 2021 may be passed? Those who in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Bill is passed.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا بعض مخصوص ملازمین کا انضمام مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 14. 'Consideration of the Bill': The Minister for Higher Education, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Absorption of Certain Employees Bill, 2021 may be taken into consideration at once. Shaukat Yousafzai Sahib.

Minster for Labour: Mr. Speaker, on behalf of honorable Chief Minister-----

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: اس بل کے Principles کو تھوڑا Explain کریں کہ اس کا Gist کیا ہے، اس بل کے اندر کیا ہے؟ کیونکہ بڑا Dubious قسم کا نام ہے، Regularization of Certain Employees, certain employees کا وہ Explain کریں کہ وہ Certain employees کون ہیں اور کیوں آپ ان کو Regularized کر رہے ہیں؟ تھوڑا Explain کریں۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، چونکہ یہ بل پیش کرنا تھا آنریبل منسٹر نے، وہ آج ہیں نہیں، تو میری تو گزارش ہوگی کہ اگر اس کو Defer کر دیں۔۔۔

جناب سپیکر: I will explain this، ایسا ہے کہ یہ بل ایف ای ایف کے جو Employees تھے، اس میں Employees کی Absorption کا مسئلہ ہے، Let me explain them up to you people چونکہ میں اس وقت منسٹر ہائر ایجوکیشن تھا، یہ اس وقت کا ابھی تک چل رہا ہے، جو ایف ای ایف کے جو Employees تھے انہیں سپریم کورٹ نے ریگولرائز کر دیا تھا، میں منسٹر تھا، ہم نے وہ کالجز ختم کرنا تھے، ایف ای ایف والے گرلز کالجز کہ وہ چل نہیں رہے تھے، تو ہم نے ان کو اٹھا کر ہائر ایجوکیشن میں Post out کر دیا اور اس وقت سے یہ بل چل رہا ہے کہ اب ان کی Absorption کرنی ہے ہائر ایجوکیشن میں، چونکہ واپس ایف ای ایف کی طرف کوئی راستہ نہیں رہا تو اب یہ صرف اپنی پوسٹوں پہ لگے ہوئے ہیں، صرف ان کی Absorption ہو رہی ہے بس، اور یہ پہلے سے ریگولرائزڈ ہیں۔ جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، آپ کی بات درست ہے لیکن Absorption کی گورنمنٹ کی اپنی پالیسی ہے، وہ اس کے مطابق کی جاتی ہے کیونکہ آپ کی پالیسی Already existed ہے، تو اس کے مطابق کیوں نہ کریں، ایکٹ کی کیا ضرورت پڑی ہے؟ ہر چیز کے لئے ایکٹ لانا، تو یہ مطلب ہے میرا خیال ہے اس کو آپ قانون سازی کہہ دیں کہ ہم بہت زیادہ قانون سازی کرتے ہیں، تو اس کو ہم قانون سازی نہیں کہہ سکتے ہیں کیونکہ Absorption کا اپنا اصول ہے، اس Principles ہیں جس طرح پروموشن کی پالیسی ہے، تو حکومت Absorption اس کے مطابق کیوں نہیں کرتی؟

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب! یہ ایف ای ایف کے Employees تھے Which is autonomous body اور وہاں سے سپریم کورٹ نے ان کو ریگولرائزڈ کر دیا، پھر وہ کالجز ختم ہو گئے، یہ

وہاں پہ سرپلس ہوگئے، ان کا کوئی کام ہی نہیں تھا، ہم ان کو اٹھا کر ہائر ایجوکیشن میں لے آئے تھے، اب ہائر ایجوکیشن They are already performing their duties لیکن وہ کام رکا ہوا ہے، صرف ان کی Absorption ہے، Nothing else۔ جی منسٹر صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ Concerned Minister نہیں ہیں تو اس لئے۔

Minister for Labour: On behalf of the honourable Chief Minister, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Absorption of Certain Employees Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Absorption of Certain Employees Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 7: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in clauses 1 to 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 to 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 7 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا بعض مخصوص ملازمین کا انضمام مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The Minister for Parliamentary Affairs, on behalf of Minister for Higher Education, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Absorption of Certain Employees Bill, 2021 may be passed.

Minister for Labour: On behalf of the honorable Chief Minister, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Absorption of Certain Employees Bill, 2021 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Absorption of Certain Employees Bill, 2021 may be passed.

Mr Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour): On behalf of honorable Chief Minister, I move that the Khyber Pakhtunkhwa, Absorption of Certain Employees Bill, 2021 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Absorption of Certain Employees Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

اب ایجنڈے کی طرف واپس آ جاتے ہیں جی۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Sahibzada Sanaullah Sahib and Mr. Inayatullah Khan Sahib, MPA, to please move their joint call attention notice No. 2164, in the House.

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ کال اٹنشن نمبر 2164 ہے۔ ہم وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کے طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں، وہ یہ کہ محکمہ پولیس میں کانسٹیبل بھرتی کے لئے ضلع بونیر، سوات اور شانگلہ میں ایٹا ٹیسٹ پاس کرنے والے تمام امیدواروں کو ملازمت فراہم کی گئی ہے جبکہ دیر بالا کے امیدواروں کو نظر انداز کیا گیا ہے جو ان کے ساتھ سراسر زیادتی ہے، لہذا حکومت اس ناانصافی کی تلافی کرے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ایک لیٹر ہے جو ڈی پی او دیر (اپر) نے اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل (اسٹیبلشمنٹ) پولیس کو لکھا ہے کہ:

Conducting of psychology test:

It is submitted that 152 candidates qualified ETEA test for the enrollment of the constable in the district police during 2020 to 2021, in which 68 and 29 candidates after psychology test were enrolled against the existing vacancies, first and 2nd phase, while remaining 37 candidates are on waiting list. At the moment there are 40 vacancies of constables created due to the transfer of constables to the other units.

It is, therefore, requested that the necessary arrangements for the psychology test of the 37 candidates, who are on waiting list, may be made, so that this office will be able to enroll them as the constables against the existing vacancies accordingly, please.

جناب سپیکر، ہمارے ساتھ Vacancies ہیں جو کہ خالی Vacancies ہیں اور ایٹا ٹیسٹ کوالیفائی بھی کیا ہے 152 candidates نے، اسی لئے ہم عرض کرتے ہیں کہ جو لیٹر اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل (اسٹیبلشمنٹ) کو لکھا گیا ہے، کم از کم ان کو تین چار ضلعوں میں اجازت دی جائے بلکہ ہزارہ ڈویژن میں بھی، چونکہ ہزارہ ڈوژن میں بھی نئی پوسٹیں Create کی گئی ہیں، ہمارے ضلع میں نئی پوسٹیں Create نہیں کی گئی ہیں جس کے لئے ڈی پی او دیر (اپر) نے بار بار اسٹیبلشمنٹ کو خط بھی لکھے ہیں، اسی لئے جناب سپیکر، ہماری یہ ریکویسٹ ہے کہ اکتیس دسمبر تک، جناب سپیکر، توجہ چاہتے ہیں، اکتیس دسمبر کو یہ Waiting list پھر ختم ہو جائے گی، یہ چھ مہینے مدت پوری ہو جائے گی، اس کے بعد Appointment نہیں ہو سکتی، پوسٹیں Available ہیں، لہذا اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل (اسٹبلشمنٹ) اور ڈی پی او دیر (اپر) کو اجازت دیں کہ وہ یہ بھرتیاں کرلیں، اسی لئے ہم ریکویسٹ کرتے ہیں منسٹر صاحب سے کہ یہ ہمارے ساتھ Agree کریں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی عنایت اللہ خان صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: سر، یہ انتہائی Important issue ہے، جب آپ کی طرف سے آپ کی آئی جی صاحب کے ساتھ میٹنگ ہو، اس کی تصویر شیئر ہوتی ہے تو وہ ہمیں Whatsapp کرتے ہیں، فخر جہاں صاحب کے بارے میں Welcome statements بونیر کے اندر لگ جاتی ہیں کہ زندہ باد فخر جہاں صاحب، آپ نے بونیر کے اندر خالی آسامیوں کو پر کیا ہے، ہمارے شوکت یوسفزئی صاحب Tweet کرتے ہیں کہ میں آئی جی صاحب سے ملا اور شانگلہ والوں کو مبارک ہو، ان کو تین سو پوسٹیں مل گئیں، اس طرح سوات سے خبر آتی ہے تو پھر ہمارے اوپر بھی لوگ پریشر ڈالتے ہیں، ہمارے لوگ بھی ہمیں میسجز کرتے ہیں اور ظاہر ہے وہاں اتنی بڑی تعداد میں لوگ Waiting list پہ نہیں ہیں، ستائیس سینتیس اڑتیس بندے Waiting list پہ ہیں، Waiting list 31st December کو Expire ہو رہی ہے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر یہ جو Available vacancies ہیں جس کا لیٹر ہمارے ڈی پی او دیر (اپر) نے لکھا ہے، تو اگر اس پہ ہو سکتا ہے تو اس پہ کریں ورنہ سینتیس اڑتیس ویکنسیاں کیا ہیں؟ وہ تو بہت لمیٹڈ تعداد ہے، اگر آپ دوسرے ضلعوں کو Create کرکے دے رہے ہیں تو دیر (اپر) کو بھی Create کرکے دے دیں یا ان Vacancies پہ کر دیں یا Create کرکے دے دیں۔ میں یہ چاہ رہا تھا کہ اس کو آپ سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں لیکن 31 دسمبر کو جب Expire ہوں گے تو سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس

31 دسمبر تک تو ہو گا نہیں، اس لئے شوکت صاحب ہمیں ایشورنس دیں، یہ دیر کا مسئلہ ہے، تو شوکت صاحب پورے صوبے کے منسٹر ہیں اور حکومت کو Represent کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں حکومت کے لئے یہ تقسیم جو ہے یہ مناسب نہیں ہوتی ہے، Across the board سب ضلعوں کو آپ Treat کریں، اس سے یہ بہتر ہو گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی حافظ عصام الدین صاحب۔

<u>حافظ عصام الدین:</u> جناب سپیکر، یقیناً یہ مسئلہ جو صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب نے اٹھایا ہے، یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے، یہ صرف انکے اضلاع میں نہیں ہے، یہ ہمارے اضلاع میں بھی ہے، یہاں تک کہ جو کلاس فور پوسٹ ہوتی ہے، جو انتہائی غریب لوگوں کا حق ہوتا ہے، مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے اور مجبور ہو کر میں یہاں پر یہ بات کر رہا ہوں کہ سابقہ لاء منسٹر سلطان صاحب نے میرے ضلع جنوبی وزیرستان میں کلاس فور پوسٹ پر وہاں چارسدہ کے لوگ بھرتی کئے ہیں، یہ کتنے افسوس کا مقام ہے، یہ تو میں نے ایک کا By name بھی ذکر کیا ہے اور ہمارے پاس ریکارڈ بھی ہے، اسی طرح ہر محکمے میں یہ حال ہو رہا ہے، اگر اسی طرح ہمیں نظر انداز کیا جاتا رہا تو ایک ایک بندے کو ہم یہاں پر ریکارڈ پر لائیں گے اور اسمبلی فلور پر کہیں گے کہ یہ چارسدہ سے، یہ فلاں جگہ سے، یہ فلاں جگہ سے، یہ فلاں منسٹر کا رشتہ دار ہے اور یہ فلاں منسٹر کا رشتہ دار ہے اور وہاں پر ڈیوٹی بھی سرانجام نہیں دے رہے، تو خدارا یہ کلاس فور میں تو ہمارے ساتھ۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> حافظ صاحب، یہ آپ کا حق بنتا ہے، میں نے رولنگ بھی دی ہوئی ہے کہ کسی دوسرے ڈسٹرکٹ میں کسی اور ڈسٹرکٹ کا کلاس فور Appoint نہ کیا جائے اور اگر جہاں کیا جاتا ہے تو میں نے یہ رولنگ میں کہا ہے کہ ہم اس آفیسر کے خلاف کارروائی کریں گے، آپ ڈیٹیل لے آئیں، میں آفیسر کے خلاف کاروائی کروں گا۔

<u>حافظ عصام الدین:</u> صحیح ہے، ٹھیک ہے جی، شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت):</u> جناب سپیکر، یہ ایک ایشو ہے، بڑا Genuine issue ہے اور میں خود بھی مل چکا ہوں، اس حوالے سے یہ جو ایٹا کے ٹیسٹس ہوتے ہیں تو ان کی جتنی پوسٹیں جس جس ڈسٹرکٹ میں جتنی پوسٹیں خالی ہوتی ہیں ان کو اتنا ہی ان کو کرنا چاہیئے، امیدواروں کو یہاں تھوڑا سا وہ ہوا ہے کہ پوسٹیں کم تھیں اور انہوں نے لوگوں کو Qualify کر دیا کہ جی آپ

Qualified ہیں، تو اس کا اس سے تھوڑا ایشو آرہا ہے، شانگلہ کے اندر بھی تھا، دوسرے اضلاع میں بھی تھا لیکن اب چونکہ دو طریقے ہیں، ایک تو یہ کہ جو پولیس کانسٹیبلز جب پروموٹ ہوتے ہیں، ہیڈ کانسٹیبل یا دوسرے ہوتے ہیں، تو وہ پوسٹیں جب خالی ہوتی ہیں تو کچھ ہم نے اس پہ Adjust کیا، کچھ جو نئے تھانے بن رہے ہیں، ان کے لئے جو SNE بھیجی گئی تھی، کچھ ان میں سے ان کو Adjust کیا اور یہاں چونکہ ایک اس کا ایک طریقہ کار ہے، اب مجھے اس طرح ڈائریکٹ کہنا، کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ جی اتنے بندے بھرتی کر دیئے جائیں، اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہاں ڈی پی او کے ساتھ بیٹھ کر وہاں سے کیس Move کریں، آر پی او کے پاس بھیجیں اور یہاں سے فنانس جائے گا، فنانس میں آپ کی Help کر سکتا ہوں، میں آپ کے ساتھ جا سکتا ہوں، گورنمنٹ آپ کی Help کرے گی لیکن اس کا طریقہ کار یہی ہے، چاہے وہ بیس پوسٹیں ہیں، چاہے تیس پوسٹیں ہیں، اس کے لئے آپ نے وہیں سے کیس Move کرنا ہے، اس لئے کہ آپ نے پوسٹیں Create کرنی ہیں، جب تک آپ پوسٹیں Create نہیں کریں گے تو ڈائریکٹ آپ ان کو Adjust نہیں کر سکتے۔ تو یہ میری ان سے گزارش ہے کہ بالکل Genuine ہے، میں ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں لیکن یہ کہ Through proper channel اس پہ آنا ہوگا۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ بس بات ہو گئی، ثناء اللہ صاحب، آپ ایک بات میری سن لیں، ایک بات میری سن لیں، یہ جن پوسٹوں کا آپ لوگ ذکر کر رہے ہیں یہ Through DPO, RPO فنانس میں ڈیمانڈ آئے، میری عرض سن لیں، ڈیمانڈ آئی کہ اس ضلع میں پولیس کی نفری اتنی تعداد میں کم ہے اور وہ نفری ہمیں دی جائے، اس کے تحت وہ پھر پوسٹیں Create ہوئیں، آپ کے ضلع میں تو پوسٹ Create ہی نہیں ہوئی، اس لئے پہلے آپ پوسٹیں Create کریں، جیسے شوکت صاحب نے بتا دیا، طریقہ وہی ہے، ایسے زور دینے سے نہیں ہوگا، پروسیجر سے۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> جناب سپیکر، مجھے فلور دیا جائے تاکہ میں اس لیٹر کے حوالے سے تفصیل دے دوں جو کہ اس میں موجودہ ویکنسیز کے حوالے سے ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، میری عرض سنیں، یہ آپ کے سینتیس (37) لوگ Waiting list کے اندر ہیں، ٹھیک ہے، اب اگر آپ کے ڈسٹرکٹ میں کوئی Existing پوسٹیں ہیں، یہ تو نئی پوسٹیں آئی تھیں، باقی ضلعوں میں ان میں اگر ان کی پوسٹیں خالی ہیں تو ان کو لے سکتے ہیں، اگر خالی نہیں ہیں تو پوسٹیں Create کرنا پڑیں گی، تو اس میں کریں ناں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر، اس لیٹر میں لکھا گیا ہے کہ پوسٹیں ہیں، یہ دیکھیں یہ لکھا ہے At the moment there are 40 vacancies of constables created due to the transfer of constables to the other units یہ پڑھ لیں، یہ مسئلہ اس طرح نہیں ہے، یہ پوسٹیں خالی ہیں۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب، ان کے لیٹر میں یہ لکھا ہوا ہے، یہ ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر دیر (اپر) نے دیا کہ At the moment there are 40 vacancies of constables, created due to the transfer of constables to the other units تو مطلب چالیس ویکنسیز وہاں پہ موجود ہیں جبکہ They are thirty seven، چونکہ یہ ایٹا پاس کر کے آئے ہوئے ہیں اور Waiting list میں ہیں So یہ ان کو وہ لے سکتے ہیں اور میرے خیال میں یہی انسٹرکشنز آئی جی صاحب نے جاری کی ہوئی ہیں۔

وزیر محنت و افرادی قوت: سر، یہ تو ان کو یقین دہانی پہلے دی جا چکی ہے کہ 31 دسمبر سے پہلے پہلے ان کو Adjust کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: یہ ہو جائیں گے۔

وزیر محنت و افرادی قوت: آپ کا ایشو تو ختم ہے، میں تو overall بات کر رہا ہوں، آپ کو تو انہوں نے کہہ دیا ہے کہ جو امیدوار پاس ہوئے ہیں، 31 دسمبر تک ان کو ہم Adjust کر دیں گے، وہ ایشو تو ختم ہے، اس پہ تو ایشو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب، میری جو آئی جی صاحب کے ساتھ میٹنگ ہوئی تھی، اس میں جتنے بھی یہ Waiting list والے لوگ ہیں، انہوں نے کہا تھا کہ یہ Waiting list والے جو ہیں ہم پہلے Adjust کریں گے اور بعد میں New posts advertise کریں گے، میں ان کے بارے میں بات کر رہا ہوں لیکن Existing میں اب ایبٹ آباد میں Thirty existing خالی تھیں تو Waiting list سے تیس لے لی گئی ہیں، وہاں کوئی ڈھائی سو لوگ ہیں اور Remaining جو ہیں وہ اب باقی One thousand posts create ہوئی ہیں وہاں پہ، تو ان کو بھی اس پہ Psychological tests ہو رہے ہیں، وہ بھی ہو جائیں گی، So آپ کا کام بھی ہو جائے گا۔ اس کا آپ ذرا ڈی پی او سے بات کریں۔

وزیر محنت و افرادی قوت: سر، میں ابھی آئی جی صاحب کو کہہ دوں گا، انہوں نے 31 دسمبر کہا ہے، ان شاء اللہ آپ کے لوگ Adjust ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کا کام ان شاء اللہ ہو گا، یہ آپ کے پاس بھی لیٹر ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: ستا مسئله ختمه شوه، زه خو Overall خبره کوم چې آئنده دا سې پکار ده چې دا اتنے ہی ٹیسٹس لینے چاہئیں جتنی پوسٹیں ہوں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: Call Attention No. 2176, Mr. Sardar Hussain Babak Sahib, lapsed.

میر کلام صاحب، آپ بات کرنا چاہتے تھے۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے ٹائم دیا۔ میں بالکل Shortly اپنی بات کو Windup کرلیتا ہوں۔ جناب سپیکر، سب سے پہلے ضروری بات یہ ہے کہ تقریباً دو ہفتے پہلے بنوں اور وزیرستان کے درمیان کے علاقے سے فارسٹ کے چار ملازمین اغواء ہوئے جن میں ایک خاتون بھی تھی، ان میں ایک انوراللہ اور معین اللہ، گل آیاز جو تین بندے ہیں، جناب سپیکر، اس کو جن بندوں نے اغواء کیا ہے وہ ان کے گھر والوں کو ریگولر فون بھی کرتے ہیں اور اس کی ڈیمانڈ بھی آئی ہے اور اس کا کہنا یہ ہے کہ آپ کے ساتھ ہماری کوئی مشکل نہیں ہے، آپ حکومت کے سرکاری بندے ہیں اس لئے آپ سے ہم پانچ کروڑ روپے مانگتے ہیں۔ جناب سپیکر، آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ان بندوں کے لئے حکومت کو کچھ کرنا چاہیئے۔ میرا دوست ہے وہاں پہ، وہ سماجی کارکن ہے، ابھی بھی انہوں نے فون کیا تھا کہ وہ لوگ یہ کہہ رہے ہیں، وہ ملک نورانی نے فون کیا تھا کہ یہ جو لوگ ہیں اس کے حوالے سے حکومت نے آج دن تک کوئی بات نہیں کی۔ دوسری بات جناب سپیکر، میں جلدی جلدی ختم کرلیتا ہوں، دوسری بات یہ ہے کہ ایک سال ہوگیا ہے جنوبی وزیرستان کا ایم این اے علی وزیر جیل میں پڑا ہے، سندھ حکومت کے ساتھ کراچی میں اور راؤ انور جس نے چار سو چوالیس (444) پشتونوں کو مارا ہے، حکومت کی بنائی ہوئی جے آئی ٹی نے اس پہ ثابت کیا ہے اور وہ آزاد گھومتا پھر رہا ہے، تو جناب سپیکر، یہ قانون کا دوغلا پن ہے اس ملک میں۔ تیسری بات جناب سپیکر، میں جلدی سے کرنا چاہتا ہوں کہ ایک Illegal gas connection کی وجہ سے کرک میں ایک واقعہ ہوا ہے، نور صاحب خان بندہ ہے، اس کو دس سال قید اور پانچ لاکھ روپے کا جرمانہ کیا ہے کہ آپ نے Illegal gas connection لگایا ہے، تو جناب سپیکر، ان سب چیزوں کو ملا کر یہ کل باجوڑ میں جو Target killing ہوئی تھی، وزیرستان میں جو ہوئی، تو ان ساروں کو ملا کر صوبائی حکومت سے ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اس حوالے سے حکومت کے ساتھ کیا پروگرام ہے، کیا پلان ہے حکومت کے ساتھ اور آج کے دن تک کیا کوئی پیشرفت کی گئی ہے، اس حوالے

سے حکومت کے ساتھ کیا پروگرام ہے کیا پلان ہے اور آج کے دن تک اس حوالے سے کیا کوئی پیشرفت کی گئی ہے کہ نہیں کی گئی ہے؟ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آپ ایسا کریں۔ اختیار ولی صاحب، Sorry، اختیار ولی صاحب، اس کے بعد آپ کا نمبر ہے۔ میر کلام صاحب، شوکت صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیے، تینوں پوائنٹس ان کو دیں، ان تینوں کے اوپر یہ پھر پولیس سے بھی بات کرلیں گے، سندھ والوں سے بھی بات کرلیں گے اور جو تیسرا پوائنٹ ہے، اس پہ بھی کرلیں گے، ٹھیک ہے، (قطع کلامیاں) ایک منٹ، میں دیتا ہوں اختیار ولی صاحب، اپنی ریزولیوشن لے آئیں۔

Mr. Ikhtiar Wali: Thank you Mr. Speaker.

جناب سپیکر: پہلے Rule relax کرائیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب اختیار ولی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ I wish to move that rule 124 under rule 240 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 may be suspended and allow me to move the resolution.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House-----

(Interruption)

جناب سپیکر: جی جی، وہ پڑھ لیتے ہیں ناں، چلیں آپ ان کو پڑھنے دیں۔ Is it the desire of the House that the rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable Member, to move the resolution.

(Interruption)

جناب سپیکر: سن لیں، آپ کو پسند نہ آئی، اس میں امنڈمنٹ تجویز کردیں، بعد میں دوبارہ آجائے گی، کوئی نہیں جی۔

قرارداد

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر، یہ ریزولیوشن میں نے 28 تاریخ کو گزشتہ مہینے کو جمع کی تھی، یہ ختم نبوت کے کالم کے بارے میں ہے اور میں نے گزشتہ اجلاس میں آپ کو بتایا تھا کہ میں تھوڑا سا اس میں Add کرنا چاہونگا۔ Before I present this resolution کہ ایک مسلمان مرد کی بیوی مرگئی تھی تو اس کو کسی نے Offer کی کہ میں تمہارا نکاح کرادیتا ہوں، نکاح اس کا ایک ایسی خاتون سے کرایا گیا، نکاح کے

بعد اس کی اولاد پیدا ہوئی زنانہ، دوسری بھی پیدا ہو گئی، بعد میں اس کو پتہ چلا کہ یہ مسلمان نہیں ہے بلکہ یہ قادیانی ہے اور جب اس نے اپنی بیوی کو بولا کہ آپ ایمان لے آؤ اور ختم نبوت پر اپنے ایمان کا اظہار کرو، اس کا اعلان کرو، تو وہ اس سے انکاری ہو گئی، تو تب وہ بات کھل کر آ گئی، مجبوراً اس بندے نے اس خاتون کو طلاق دے دی، بد قسمتی سے ہمارے ملک میں قانون ایسا ہے کہ عدالت نے وہ بچیاں جو اس کی دو زنانہ اولاد تھیں، وہ ماں کی تحویل میں دے دیں، طلاق کے بعد اس مسلمان مرد کی دونوں بچیوں کی تربیت ربوہ میں ہو رہی ہے، تو اسی کو بنیاد بنا کر میں اس ریزولیوشن کو اسمبلی میں لانا چاہتا ہوں، ختم نبوت پہ ہم سب کو، ہمارا بھرپور اس پہ ایمان ہے۔ (تالیاں) جو دوست یہاں پر موجود ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا ایمان ختم نبوت کے بغیر ادھورا ہے، اس کے بغیر مکمل ہی نہیں، بلکہ ہمارا ایمان ہی یہی ہے، ہماری جان، ہمارا مال، ماں، باپ، اولاد، تن من دھن سب کچھ اس ختم نبوت پر قربان، اب آپ مجھے Allow کرتے ہیں کہ میں قرارداد پیش کروں۔

Mr. Speaker: Ji, please, readout please.

جناب اختیار ولی: یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ پنجاب اسمبلی اور آزاد جموں کشمیر کی قانون ساز اسمبلی کی تقلید کرتے ہوئے وفاقی حکومت سے مطالبہ کرے کہ مسلمان اور غیر مسلم قادیانی، احمدی وغیرہ میں فرق واضح کرنے کے لئے نادرا فارم اور پاسپورٹ فارم میں درج حلف نامے کی طرز پر The Muslims Family Laws Ordinance, 1961 کے تحت وضع کئے ہوئے قواعد کے قاعدہ نمبر 8 اور 10 کے تحت مجوزہ نکاح نامہ فارم میں بھی ختم نبوت کا مندرجہ ذیل حلف نامہ کے ساتھ کالم میں شامل کیا جائے۔

"میں مسلمان ہوں اور حضرت محمد ﷺ پر حتمی اور غیر مشروط خاتم النبیین ہونے پر ایمان رکھتا/ رکھتی ہوں، ایسے کسی بھی شخص کو نہیں مانتا جو حضرت محمد ﷺ کے بعد لفظ "نبی" کی کسی بھی تشریح یا کسی بھی ممکنہ حوالے سے نبی ہونے کا دعویٰ کرے یا نبوت کے ایسے مدعی کو نبی یا مذہبی مسئلے یا مسلمان ہی نہیں مانتا۔ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹا نبی سمجھتا ہوں اور اس کے لاہوری یا قادیانی گروپ سے تعلق رکھنے والے پیروں کاروں کو غیر مسلم سمجھتا ہوں۔"

(تالیاں)

تاجدار ختم نبوت زندہ باد، ناموس رسالت زندہ باد۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.
Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا وفاق کے زیر انتظام سابقہ قبائلی علاقہ جات کے ملازمین کی مستقلی ملازمت مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Minister for Parliamentary Affairs, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Employee of Erstwhile Federally Administered Tribal Areas Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

ایڈیشنل ایجنڈا، ایڈیشنل ایجنڈا ہے، پہلے وہ پیش کر لینا پھر کر لیں بات۔

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour): On behalf of the.

(شور)

جناب سپیکر: کرتے ہیں، واپس آتے ہیں، آرہے ہیں، ادھر جو ایجنڈا میں مکمل کرونگا، I will complete Order of the Day.

Minister for Labour: On behalf of the honorable Chief Minister, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Employees of Erstwhile Federally Administered Tribal Bill, 2021 may be taken into consideration at once

جناب سپیکر: جی عنایت صاحب۔

Mr. Inayatullah: Sir, I beg to move that the Bill be referred to the Select Committee, under rule 85 (2) (b).

تو میں حکومت سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس میں بہت زیادہ امنڈ منٹس آئی ہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، اس پر مجھے بھی پھر بات کرنے دی جائے۔

جناب عنایت اللہ: اور یہ Scrutiny چاہتی، Throughout scrutiny چاہتی، ہم حکومت کے مؤقف کو بھی دیکھیں گے جن لوگوں کی طرف سے ڈیمانڈز آرہی ہیں کہ ہمارا نام Include کریں، ہم ان کو بھی دیکھیں گے اور دیکھیئے ہم قانون اور قاعدے کے مطابق Reasonably بھی حکومت اگر جن کو نہیں ریگولرائز کرنا چاہتی ہے، حکومت کا مؤقف درست ہو تو ہم اپنی بات سے پیچھے ہٹیں گے لیکن یہ ہے کہ اس میں بہت سے Employees اور بھی ہیں، بہت سے پراجیکٹس کو چھوڑ دیا گیا ہے، تو حکومت

سلیکٹ کمیٹی کے اندر سٹینڈنگ کمیٹی کو بتائے کہ ان لوگوں کو کیوں چھوڑ دیا گیا ہے؟ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ بڑا Important Bill ہے لیکن اس کو سلیکٹ کمیٹی کے اندر بھیج دیں۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، بہت بہت شکریہ۔ جس طرح میرے بھائی عنایت اللہ صاحب نے فرمایا، بالکل ہم ان کو Endorsed کرتے ہیں، یہ بہت Important Bill ہے، اس پر بہت سی امنڈمنٹس آئی ہوئی ہیں اور پہلے تو میں آپ سے گلہ بھی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب، ذرا توجہ رکھیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ ایجنڈا بھی آج ہی مجھے یہاں میز پر پڑا ہوا مل گیا، میں بار بار آپ سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں، ہاؤس سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ کم از کم ایجنڈا ہمیں ایک دن پہلے دیا کریں، اب اتنا Important Bill آرہا ہے اور مجھے یہاں پتہ چلے، اس پر میں نے کتابیں نوٹ کی ہیں، وہ ابھی میرے لئے لائبریری سے لا رہے ہیں، میں نے سیکرٹری صاحب سے بات کی ہے کہ سیکرٹری صاحب، یہ آپ کس طرح سیکرٹری ہیں، تو کہہ دیا کہ یہ سپیکر صاحب نے آج صبح ہی یہاں بھیجا ہے، تو کم از کم آپ کی Coordination ہونی چاہیئے، ہمیں آپ Facilitate کریں، آپ اتنی جلد بازی میں کیوں قانون سازی کرتے ہیں؟ ہم قانون سازی کے خلاف نہیں ہیں، قانون سازی ہونی چاہیئے لیکن وہ قانون سازی ہو جس کو عدالت بھی Appreciate کرے، لوگ بھی Appreciate کرے، لوگوں کو Facilitate کیا جائے، یہ تو نہیں کہ پھر عدالتوں میں آپ رو رہے ہیں جس طرح کل آپ کا ایڈوکیٹ جنرل سپریم کورٹ کے سامنے رو رہا تھا کہ ہمارے پاس تو کوئی طریقہ کار نہیں ہے کہ ہم الیکشن کس طرح کریں؟ تو ہم تو یہی بات کرتے ہیں کہ قانون سازی کریں لیکن وہ قانون سازی جو آئین کے مطابق ہو، جو حالات کے مطابق ہو، جس پر ڈیبیٹ ہو، جس پر Deliberation ہو، یہ کمیٹیاں جو ہماری بنی ہوئی ہیں، کمیٹی کو بھیجا کریں تاکہ وہاں Thrash out کریں، تاکہ کوئی اس پر بات نہ کرے کہ اس میں Defective قسم کی نہ آجائے۔ تو اس کا مطلب ہے کہ اسمبلی کو آپ قانون سازی کی فیکٹری نہ بنائیں، بلکہ یہ اسمبلی ہے، تو میری یہ ریکویسٹ ہوگی، میں اس کو سپورٹ کرتا ہوں کہ Kindly آپ اس کو سلیکٹ کمیٹی کو بھیج دیں تاکہ وہاں پر اپوزیشن اور ٹریژری بنچ کے ممبران بیٹھے ہوں، اس پر ہم ڈسکشن کرلیں اور پھر آپ ایک اچھا سا قانون لائیں تاکہ لوگ Appreciate کریں اور سب کو فائدہ بھی پہنچے۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: جی نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ میرے دو بھائیوں نے جو بات کی ہے، تو میں یہی بات کرنا چاہ رہی تھی کہ اس کو سلیکٹ کمیٹی میں بھیج دیا جائے کیونکہ اس میں اتنی زیادہ قانون سازی اور اتنے زیادہ ڈیپارٹمنٹس Involve ہیں اور جناب سپیکر، میں آپ کو یہاں پہ ایک اور بات بتاتی چلوں کہ جب سی ایم صاحب نے خط لکھا کہ ہمیں ان پراجیکٹس کے بارے میں بتائیں کہ جو پراجیکٹس ہیں، تو جن کو ہم نے کو ریگولرائزڈ کرنا ہے یا ان کے Employees جو رو رہے ہیں سالوں سال سے، تو ان کو ہم Include کریں، تو وہ دو تین دفعہ جب انہوں نے خط لکھا لیکن کسی سیکرٹری نے، مطلب ہے بہت سے ڈیپارٹمنٹس ایسے رہ گئے کہ جس میں انہوں نے ان کو یعنی Response نہیں دیا۔ جناب سپیکر صاحب، اس میں چونکہ تمام لوگوں کی امنڈمنٹس ہیں، ان لوگوں پہ ہی مشتمل ایک کمیٹی بنا دیں اور اس میں ٹریژری بنچز کے جو منسٹرز ہیں وہ بھی بیٹھ جائیں اور انہی پہ فوکس کر کے تاکہ ہم لوگ اس پہ اچھی طرح بحث کر کے اور ہم چاہتے ہیں کیونکہ یہ بل پہلی دفعہ آیا ہے، پھر اس کا بل آتا ہے کہ نہیں آتا؟ تاکہ تمام لوگ جن کا حق بنتا ہے وہ لوگ اس میں Adjust ہو جائیں کیونکہ لوگوں کو سالہا سال۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، منسٹر صاحب کا Response سنتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی، تھینک یو۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس کے بعد بات کر لیں، ذرا ان کا جواب سن لیں، شاید ان کے جواب سے آپ مطمئن ہو جائیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، یہ پہلے ایجنڈے پہ آ چکا تھا اور اس کے بیچ میں کافی دس پندرہ دن بھی گزر گئے، کسی کی اتنی زیادہ امنڈمنٹس جو آئی ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ سارے اس کو دیکھ چکے ہیں، ایسا نہیں ہے کہ یہ بل کسی نے دیکھا نہیں ہے، جب امنڈمنٹس دیں تو اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے Thoroughly study کر کے اپنی امنڈمنٹس دیں، یہ بات تو ہو نہیں سکتی کہ اچانک یہ بل آ گیا لیکن مجھے کوئی اعتراض بھی نہیں ہے، اگر یہ سلیکٹ کمیٹی کو بھیجیں یا آپ کوئی نئی کمیٹی بناتے ہیں، جو انہوں نے امنڈمنٹس دی ہیں، ان کو شامل کریں۔ اصل چیز یہ ہے کہ جو فاٹا کے لوگ ہیں، جو فاٹا کے ملازمین ہیں، ان میں بہت بڑی تشویش پائی جا رہی ہے، میں تو اس دن بھی اس کو پاس کرانا چاہتا تھا لیکن یہی انہوں نے خدشات کا اظہار کیا، اس میں دس پندرہ دن گزر گئے اور میرا تو خیال تھا کہ خدشات دور بھی ہو چکے ہونگے،

انہوں نے امنڈمنٹس دیکھ بھی لی ہونگی اور یہ ساری امنڈمنٹس کو ہم ہٹا کر یہی جو اس وقت جو بل آیا ہے تا کہ یہ لوگ ریگولرائزڈ ہو جائیں، اس کے بعد آپ جو بھی امنڈمنٹس لائیں، وہ ہم کرتے رہیں گے، بیشک اگر کوئی ضرورت پڑی اور صحیح امنڈمنٹس ہونگی تو ہم اس کو Agree کریں گے۔ جناب سپیکر، ابھی بھی باہر لوگ انتظار میں ہیں، وہ پریشر ڈال رہے ہیں کہ بھائی ہمارا بل کیوں نہیں آرہا ہے؟ تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اور نہ حکومت اس کو روکنا چاہتی ہے، اگر اپوزیشن یہ مطالبہ کر رہی ہے کہ ہم اس کو مزید دیکھنا چاہتے ہیں اور کمیٹی کے حوالے کیا جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ بالکل اس کو Thoroughly دیکھا جائے، اس پہ کسی کو اعتراض نہ ہو تو مجھے بھی۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ان کا مائیک کھولیں ناں، اچھا آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> حکومت کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو موشن لائیں، پھر اس کے اوپر، عنایت صاحب، موشن موؤ کریں۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> هغه ما اووئیل کنه۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> میں نے موشن کو کہہ دیا،

I beg to move that the Bill may be referred to Select Committee, under rule 80, دوباره به ئے بیا اووایم۔

<u>جناب سپیکر:</u> میر کلام صاحب، آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ آپ اپنا Point of view دیں۔

<u>جناب میر کلام خان:</u> جناب سپیکر، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بل تقریباً ایک مہینہ سے پہلے یہاں پہ آیا ہے اور اس میں بہت ساری امنڈمنٹس بھی آئی ہیں اور اس میں باقی امنڈمنٹس ہونی چاہئیں لیکن جناب سپیکر، اگر آج پھر ہم اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں تو میرے خیال میں یہ چھ مہینے اور ایک سال تک اس میں لٹکا رہے گا، تو جناب سپیکر، میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ Merged districts کے تقریباً ساڑھے تین ہزار ملازمین ہیں، ان میں کچھ رہ جاتے ہیں لیکن اس کے حوالے سے بھی ہم حکومت کے ساتھ بھی بیٹھیں گے اور مشاورت سے ان کو بھی اس میں Adjust کر لیں گے لیکن جناب سپیکر، بل آج پاس کرانا انتہائی ضروری ہے، اگر یہ لیٹ ہوا تو یہ سارا پراسیس لیٹ ہو جائے گا۔ تھینک یو۔

<u>جناب بلاول آفریدی:</u> سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی نثار خان۔

جناب سپیکر: نثار خان کا مائیک کھولیں۔

جناب نثار احمد: شکریه، سپیکر صاحب۔ زه هم په دیکبنې دا تجویز ورکوم چې دا بل کمیټئی ته دې ځکه لاړ شي چې دیکبنې کوم یو لکه د Begs په شکل کبنې زمونږه درې پنځوس زره ماشومان په ایکس فاټا کبنې دا به د استاذانو نه محرومه شي، د دوئ سات سو انتالیس (739) استاذان دی تقریباً، هغوی ئے په دیکبنې نه دی شامل کړی، نو مرکز نه دا صوبې ته راغلی دی او که دا اوس په هغې کبنې شامل نه شی درې پنځوس زره سټوډنټس به زمونږ د تعلیم نه پاتې کیږی، لهذا په دوئ کبنې چې کوم دا ضروری پاتې دی، هغه مونږ غواړو چې دا ټول دې اوشي۔ ځومره چې زمونږ په دغه کبنې دغلته څومره آرگنائزیشنز دی ټول په دیکبنې شاملول پکار دی ځکه چې مونږ له د خلقو د خلو نه نوړئ ویستل نه دی پکار، که مونږه دا عجلت کبنې اوکړو نو دا خلق به د دې نه پاتې شی او زمونږه د تعلیم په مد کبنې به مونږ ته درې پنځوس زره سټوډنټس چې دی نو دا ماشومان به په کورونو کبنې بې تعلیمه پاتې شی او سات سو انتالیس (739) استاذان به د Jobs نه پاتې شی۔

جناب شفیق آفریدی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی شفیق آفریدی صاحب، شفیق آفریدی صاحب کا مائیک کھولیں۔ شفیق شیر آفریدی، دوسرا کھول دیں، کھل گیا جی مائیک، آپ کا مائیک Open ہو گیا۔

جناب شفیق آفریدی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا، آپ کی بڑی مہربانی، آپ کا بہت شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، یہ مسئلہ جو ہے یہ بہت Sensitive مسئلہ ہے اور اس پہ میں نے جب یہ بل دیکھا تو اس میں Approximately one hundred & twenty departments آپ لوگوں نے Mention کئے ہوئے ہیں۔ یہ Approximately one hundred & fifty تک تقریباً یہ ڈیپارٹمنٹس ہیں۔ پچھلے دنوں فاٹا یونیورسٹی جو درہ آدم خیل میں ہے، اس میں صرف پچاس Only fifty employees، پچاس ملازمین بھی اس میں شامل نہیں کئے ہیں۔ آپ یہ مہربانی کر لیں جناب سپیکر صاحب، یہ ساڑھے تین ہزار چار ہزار اتنا Burden نہیں ہے کہ حکومت کے اوپر آ جائے، تو Kindly یہ مہربانی کر لیں۔ اسی طرح چار پانچ اور ڈیپارٹمنٹس بھی اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ اس میں ہم امنڈمنٹس لائیں تو بالکل ہم لا سکتے ہیں لیکن جو بھی جو One hundred & twenty

one already موجود ہیں اور رولز ریگولیشنز کے مطابق اگر ان کے لئے پھر دوبارہ ہم بل لے کر آئیں، تو یہ بھی اچھی بات ہے، اگر نہیں ہے تو اس میں ہم پھر امنڈمنٹ کے لئے، جو تقریباً بتیس یا پینتیس ڈیپارٹمنٹس ابھی بھی اس میں شامل نہیں کئے گئے ہیں، پھر ایسا نہ ہو کہ ہمارے لئے اتنی Complications پیش آئیں کہ پھر آپ لوگ کہیں گے کہ یار یہ پہلے آپ لوگوں کو چاہیئے تھا کہ وہ اس میں شامل کرا دیتے، تو میری یہ ایک Suggestion ہے کہ Kindly اس میں جو ڈیپارٹمنٹس Miss ہوئے ہیں کیونکہ یہ ساڑھے تین ہزار چار ہزار اتنے بڑے Employees نہیں ہیں، ہماری حکومت پر بوجھ نہیں ڈال سکتے ہیں لیکن ہمارے لئے بہت زیادہ Complications پیش آ رہی ہیں، تو Kindly آپ کی مہربانی ہوگی کہ آپ جو بقایا ڈیپارٹمنٹس ہیں وہ بھی اس میں شامل کئے جائیں۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> بات یہ ہے کہ اب اس سٹیج پہ تو آپ ان کو شامل نہیں کر سکتے ہیں۔ دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ یہ جو بل ہے، اس کو آج آپ پاس کرا دیں اور امنڈمنٹس لے کر آ جائیں، باقی جو ڈیپارٹمنٹس ہوں، ان کو اس بل کا حصہ بنایا جا سکتا ہے۔ یا دوسری صورت یہ ہے کہ اس کو سلیکٹ کمیٹی میں بھیجا جائے اور وہاں پر ان کو شامل کر کے اور پھر ساری چیزیں اکٹھی کر کے یہاں پہ لائی جائیں، تو ظاہر ہے سلیکٹ کمیٹی میں جائے گا تو ٹائم تو لگے گا، تو ان دو چیزوں میں سے ایک پہ فیصلہ کر لیں، اس کو آج پاس کرا لیں اور امنڈمنٹس لے آئیں۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر محنت و افرادی قوت:</u> جی سر، میں گزارش کرتا ہوں کہ۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> شوکت یوسفزئی صاحب کو سن لیں ذرا، جی۔

<u>وزیر محنت و افرادی قوت:</u> تو آپ نے بڑی صحیح بات کی کہ یا تو اس کو ہم پاس کر لیں، میری تو خواہش ہے کہ اس کو ہم پاس کر لیں لیکن اگر اپوزیشن چاہتی ہے کہ نہیں ہم مزید اس کو دیکھنا چاہتے ہیں، تو پھر ایسا کریں کہ کوئی ٹائم مختص کریں، یا دس دن دیں یا دو ہفتے دیں یا ایک ہفتہ کیونکہ اگر آپ زیادہ اور میری یہ گزارش ہوگی جناب سپیکر، کہ اس کے لئے آپ ایک سپیشل کمیٹی بنا دیں تاکہ جو لوگ اس میں Interest لے رہے ہیں، وہ اس میں باقاعدہ اپنا Input دے سکیں کیونکہ اگر سلیکٹ کمیٹی کے پاس ہم بھیجیں گے تو شاید ٹائم زیادہ لگے لیکن سپیشل کمیٹی اگر بن جائے اور اس میں گورنمنٹ کی طرف سے جو Relevant

Ministers ہیں اور یہ جو اپوزیشن کی طرف سے ممبران ہیں جو امنڈ منٹس لیکر آئے ہیں جناب سپیکر، میری یہ گزارش ہوگی کہ پندرہ دن سے زیادہ ٹائم نہ دیں، یہ گزارش ہوگی۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ سلیکٹ کمیٹی کو بھیجتے ہیں With specific period۔ جی شفیق شیر آفریدی صاحب۔

<u>جناب شفیق آفریدی</u>: جناب سپیکر صاحب، جس طرح شوکت یوسفزئی صاحب نے بولا ہے کہ اس کو سلیکٹ کمیٹی میں مت بھجوائیں، آپ اس کے لئے ایک سپیشل کمیٹی بنائیں تاکہ Within fifteen days، جو ڈیپارٹمنٹس اس میں رہتے ہیں تو وہ بھی اس میں کروادیں، ٹھیک ہے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: شفیق شیر آفریدی صاحب، یہ سلیکٹ کمیٹی سپیشل کمیٹی ہی ہوتی ہے، یہ اسی کام کے لئے بنائی جائے گی، ٹھیک ہے جی۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا وفاق کے زیر انتظام سابقہ قبائلی علاقہ جات کے ملازمین کی مستقلی ملازمت مجریہ 2021 کا مجلس منتخبہ کے حوالے کیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Employees of the Erstwhile Federally Administered Tribal Areas Bill, 2021 may be referred to the Select Committee? Those who are in favour of it may say Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Bill is referred to the Select Committee for the period of thirty days.

اس کمیٹی کی رپورٹ تیس دن کے اندر ہاؤس میں آجائے تاکہ پھر ہم اس کے اوپر۔ جی شوکت صاحب، ایک ریزولیوشن Move کریں.For the nomination of members in the Committee، کرلیں۔

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر</u>: آپ لکھ لیں تھوڑی دیر میں، اس کے بعد پیش کرلیں۔ محترمہ نعیمہ کشور صاحبہ کی Discussion on adjournment motion No. 350، انہوں نے کہا کہ آج اس کو Defer کریں، اس کو ہم Defer کر دیتے ہیں۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی وقار خان۔

رسمی کارروائی

جناب وقار احمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب، زه ستا سو په توسط د حکومت یو توجه غوارم۔ زمونږ په ملاکنډ ډویژن کښې نن سبا د ټیکس په حواله سره ډیر تشویش دے، خلق ډیر زیات په تشویش کښې دی او په مخه پکښې هم دغه میټنګونه کیږی۔ جناب سپیکر صاحب، د ایف بی آر د نوټیفکیشن مطابق او د پچیسویں ترمیم مطابق د 2023 پورې ملاکنډ ډویژن د هر قسم ټیکس نه مستثنیٰ دے، د بجلئی په بلونو کښې جناب سپیکر صاحب، ټیکسونه راځی، ایف بی آر هلته کښې هغه خپل آفسز کهلاوی او په خلقو کښې ډیر غټ تشویش دے، نو زما ستاسو په توسط باندې جناب سپیکر صاحب، حکومت ته اپیل دے چې د دې متعلق د خلقو هغه تشویش لرې کړئ او بله دویمه خبره دا ده جی، چې د پټرولو بحران دے جناب سپیکر صاحب، هلته کښې د ګورنمنټ آپریټډ پټرول پمپس نشته او خلقو ته ډیر زیات تشویش دے، ډیر زیات په تکلیف کښې دی جناب سپیکر صاحب، او د ټیکس دا مسئله چې ده چې دا خامخا، دا لاء منسټر صاحب هم ناست دے چې دا د 2023 پورې مستثنیٰ دے۔

جناب سپیکر: *منسٹر صاحب، ان کا پوائنٹ نوٹ کریں اور پھر اس کو حل کروائیں۔ میں پھر ایک گزارش کرتا ہوں کہ آج نماز کے بعد سب لوگ رکیں، ثانیہ نشتر صاحبہ آ رہی ہیں، احساس پروگرام کے اوپر وہ ہمیں بریفنگ دیں گی۔ خاص طور پہ یہ جو فوڈ باسکٹ پروگرام یا احساس فوڈ پروگرام ہے، اس کے اوپر اور وہ خاص طور پہ ٹریژری بنچز کے ممبران کو آج کاؤنٹ بھی کریں گی کیونکہ انہوں نے رپورٹ دینی ہے عمران خان کو، تو یہ نہ ہو کہ وہ کہیں کہ پچانوے میں سے پندرہ بیٹھے ہوئے تھے، تو یہ مہربانی کریں اور اپوزیشن کے ممبران بھی ضرور اس کو Attend کریں، آپ کا فائدہ ہو جائے گا۔ جی اجمل خان صاحب، حافظ عصام الدین صاحب، آپ کو بھی دیتا ہوں، اجمل خان نے آپ سے پہلے کہا ہے، پھر آپ کو بھی دیتا ہوں، یہ مجھے چیمبر میں کہہ کر آئے تھے۔ جی اجمل خان صاحب۔*

جناب اجمل خان: *بسم اللہ الرحمن الرحیم* ۔ شکریه محترم سپیکر صاحب، د وخت د راکولو۔ هغه ورځ په ډسټرکټ باجوړ کښې صدر مقام خار کښې یو بده پیښه

رامینځ ته شوه، د قاری الیاس شهادت مرګ ناحق، د دې ظلم او بربریت خلاف د باجوړ اوولس خپل غم غصه او د لوئے خفګان اظهار اوکړو۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږه قامی مطالبه دا ده چې مونږه امن غواړو، ترقی غواړو او دغه د خان صاحب Vision دے۔ حکومت او حکومتی ادارې دې خپله ذمه واری او خپل فرض پورا کړی او متعلقه خاندان ته دې انصاف ورکړے شی، هغوی ته دې نور تحفظ ورکړے شی، د هغه د شهید بچی، د هغوی تربیت او د هغوی د پاره دې مالی امداد او هیوی پیکیج ورکړے شی۔ جناب سپیکر صاحب، مونږ قبائل د باجوړ نه واخله تر وزیر ستانه پورې۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: Conclude کریں، پوائنٹ آف آرڈر اتنا لمبا نہیں ہوتا، To the point، تاکہ کوئی جواب دے دیں، جو ایشو ہے وہ بتائیں اور اس کے اوپر بات کرلیں، Conclude کریں، نماز کا ٹائم ہے

<u>جناب اجمل خان</u>: مونږه جی، امن غواړو، مونږ ته دې امن راکړے شی۔ صدر مقام خار هلته بالکل هغه کنډر دے ځکه پکښې داسې واقعات کیدے شی، د هغې ماسټر پلان دا دے چې هلته دې ډیویلپمنټل کارونه اوکړے شی، مونږه دغه غواړو او جناب سپیکر، د قاری الیاس د پاره دې فاتحه، دغه دې اوکړے شی۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ جی حافظ صاحب۔

<u>حافظ عصام الدین</u>: جناب سپیکر صاحب، ٹائم دینے کا بہت شکریہ۔ سپیکر صاحب، یہ ایک دو انتہائی اہم گزارشات ہیں۔ ایک یہ کہ جنوبی وزیرستان کی تقریباً ساڑھے تین سو کے قریب لیویز فورس جو ابھی پولیس میں ضم ہو چکی ہے، تقریباً گزشتہ سال 2 فروری 2020 سے لیکر موجودہ وقت تک، یعنی ڈیڑھ سال ہو چکا ہے کہ ان کی تنخواہیں بند ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ہمیں سمجھ نہیں آرہی کہ کیا وجہ ہے؟ اتنی بڑی تعداد میں اتنی اہم فورس اگر ان کو تنخواہیں نہیں ملتی ہیں تو وہ وہاں اپنی ذمہ داری کیسے سرانجام دے گی؟ تو یہ آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ اس پر کام ہو جائے۔ دوسری گزارش جو ابھی اجمل صاحب نے بات کی ہے، باجوڑ میں جمیعت العلماء اسلام کے ہمارے جو Candidate تھے 2018 میں، مفتی سلطان صاحب، ان کو گزشتہ سال شہید کیا گیا، ٹارگٹ کیا گیا، انتہائی بے دردی کے ساتھ انہیں شہید کیا گیا اور ابھی اس کا ایک سال پورا نہیں ہوا ہے اس واقعے کو کہ ان کا دوسرا چھوٹا بھائی، ان کا چھوٹا بھائی قاری محمد الیاس صاحب کو بھی شہید کیا گیا جو مفتی سلطان صاحب کا بھائی ہے اور قاری الیاس صاحب نے کئی مرتبہ ضلعی

انتظامیہ کو آگاہ کیا تھا کہ مجھے خطرہ ہے، لہذا مجھے سیکورٹی دی جائے، انہیں بار بار انتباہ کرنے کے باوجود انہیں سیکیورٹی مہیاں نہیں کی گئی۔ ابھی بھی وہ ایم اے کے پرچے دے رہا ہے، وہاں امتحانی ہال سے نکل رہا ہے، وہاں جو پولیس چوکی ہے وہ بھی قریب ہی تھی، وہاں انہیں ٹارگٹ کیا گیا، اگر ایسے واقعات ہوں گے تو عوام میں بھی ایک بے چینی کی کیفیت مسلسل پیدا ہو رہی ہے، پھر خصوصاً ضم اضلاع میں۔۔۔

Mr. Speaker: Windup, please.

حافظ عصام الدین: وہ احساس کمتری کے شکار ہیں، لہذا لوگوں کو پروٹیکشن مہیا کی جائے، پھر خصوصاً ابھی جو ملزم ہے اس کے خلاف فوری طور پر کارروائی ہو جائے، اس کو گرفتار کیا جائے، نہ صرف ان کے بلکہ جو اس کے بھائی بھی ملزم ہیں یا جو بھی لوگ ہیں، وہ فوری طور پر گرفتار کئے جائیں اور ان کے خلاف کارروائی ہو جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: .Okay میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ، لیکن میں آج کوئی وہ نہیں کرنا چاہتا، میں گلہ کرنا چاہتا ہوں، آپ کی کرسی سے بھی، آپ سے بھی اور اس ایوان سے بھی، کہ پرسوں اخبار میں آیا تھا کہ ایم پی ایز حضرات اسمبلی میں نہیں آتے اور آپ نے رولنگ دی تھی کہ جو بھی نہیں آئے گا، ہم اس کے چھ دن کی غیر حاضریوں کو الیکشن کمیشن بھجوائیں گے۔ سر، آپ کا ہم بہت احترام کرتے ہیں، اس کرسی کا ہم احترام کرتے ہیں لیکن آپ لوگ بھی اس کرسی کی تھوڑی بہت عزت رکھیں، پانچ چھ بندے اسمبلی کو یرغمال بنالیں، وہ بات کریں اور ہم اسمبلی کے قواعد اور رولز کے مطابق کوئسچن پہ بات کریں اور آپ کی سیٹ پہ کوئی اور بیٹھا ہو اور ہمیں ایسی بات کرے کہ جس طرح، مطلب وہ باتیں سننے کی قابل نہ ہوں، تو پھر آیا ہم چھبیس روپے کے دستخط کے لئے ادھر آتے ہیں؟ جناب سپیکر، آپ نے کہا تھا کہ آپ علاقے کے نمائندے ہیں اور آپ کو لوگوں کی آواز ایوان میں اٹھنی چاہیئے لیکن میں بھی آپ کو عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب سپیکر، یہ کرسی ہمارے لئے قابل عزت ہے، ہم آپ کا احترام کرتے ہیں لیکن آپ کی کرسی پہ جو بھی بیٹھا ہو، اس ایوان کا اور اس کرسی کا تھوڑا بہت احترام کرے، برائے مہربانی آج میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میرا تین دفعہ ہو گیا، شگفتہ ملک مجھ سے ناراض ہو گئیں، یہ تقریر کر رہی تھیں اور میں اٹھا اور میں نے کہا کہ جی آپ سپیکر نہیں ہیں، چونکہ آپ کا کورم پورا نہیں ہے، آپ کاؤنٹنگ کر لیں، یہ ہمارے لئے اچھی بات نہیں ہے لیکن جناب سپیکر، میں دیکھ رہا ہوں کہ ادھر سے جو کوئی اٹھتا ہے تو آپ فوراً اس کو ٹائم دیتے ہیں، ادھر سے کوئی اٹھتا ہے، آپ فوراً اس کو ٹائم دیتے ہیں اور ادھر ہم شریف لوگ عزت سے بیٹھے ہوئے

ہیں، آپ کی طرف دیکھتے ہیں، انگلی اٹھاتے ہیں کہ سپیکر صاحب، ہمیں تھوڑا موقع دیں کہ بات کر سکیں، تو براہ مہربانی آپ ہماری عزت رکھیں، ہم آپ کی عزت کریں گے، اگر کوئی کہے کہ جی ان کو پکڑ لیں اور باہر نکال دیں تو پھر ہم کیوں؟ ہم منتخب نمائندے ہیں جناب سپیکر، تیس ہزار پینتیس ہزار ووٹ لیکر آئے ہیں، اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں، اپنی عزت ہمیں بہت عزیز ہے، آپ کی کرسی بھی عزیز ہے لیکن جب آپ کی کرسی ہماری عزت نہیں کرے گی تو ہم پھر آپ کے ڈائس کے سامنے کھڑے بھی ہوں گے، احتجاج بھی کریں گے، بات کرنا ہمارا حق ہے، اپنے علاقے کے مسائل اٹھانا ہمارا حق ہے، اگر کوئی اسمبلی کو کسچن ہو جناب سپیکر صاحب، ایک سوال آیا تھا کہ صوبے میں کتنے کالجز غیر فعال ہیں؟ ان کو فعال کیا جائے، مجھے اجازت نہیں ملی اور کامران بنگش صاحب اس کو سمجھ گئے اور مجھے کہا کہ میاں نثار بانڈہ داؤد شاہ کے کالج کا کہہ رہے ہیں، میں ان کو جواب دیتا ہوں جناب سپیکر، ہم آپ کی عزت کریں گے، ہم ڈپٹی سپیکر کی عزت کریں گے، جو بھی Chair پہ ہو گا، ہم اس کی عزت کریں گے لیکن تھوڑا بہت اس جگہ پہ جو بیٹھا ہوا ہو، ہمارا بھی خیال رکھے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ جی، محمود جان۔

ذاتی وضاحت

<u>جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر):</u> تھینک یو، سپیکر صاحب۔ میاں نثار گل صاحب نے بات کی کہ آپ کے بعد Chair پہ جو کوئی بیٹھتا ہے، تو بعض وقت میں بیٹھتا ہوں یا پینل آف چیئرمین Chair کرتے ہیں۔ میاں نثار گل مجھ سے Senior politician ہیں، ان کو اس اسمبلی کے رولز معلوم ہیں لیکن مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ وہ خود Rules follow نہیں کر رہے ہیں اور میں جب Chair کرتا ہوں تو میں رولز بھی Follow کروں گا، چاہے یہ احتجاج کریں، چاہے یہ چیئرز پہ بیٹھیں، چاہے ٹیبل پہ بیٹھیں، مجھے Rules follow کرنے ہیں، میں کسی سے Depress ہونے والا نہیں، جتنی بھی وہ کوشش کریں کہ مجھے نیچا دکھانے کی، یہ Chair کبھی بھی ان شاء اللہ Compromise نہیں کرے گی، جو رولز ہوں گے میں اس کو Follow کروں گا جی۔ ان سے میں پوچھتا ہوں کہ کونسی چیز کا آپ کو موقع نہیں دیا گیا؟ ہمیشہ جو آپ کا کوسچن آتا ہے، آپ کا کال اٹنشن آتا ہے، آپ کا جو بزنس آتا ہے، میں اس پہ موقع دیتا ہوں لیکن پوائنٹ آف آرڈر ان تمام ایم پی ایز کو میں کہتا ہوں کہ پہلے پوائنٹ آف آرڈر کا مطلب آپ سیکھیں، یہ مطلب نہیں کہ آپ کسی چیز پہ کھڑے ہو جائیں اور پوائنٹ آف آرڈر پہ میں بات کرا دوں، آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ

بات کرنا چاہ رہے ہیں، کوئی اگر Violation ہو، تو تب آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کریں۔ دوسری بات آپ نے رولنگ دی تھی کہ جو کوسچن سے Related ہوگا، اس پہ سپلیمنٹری کیا جا سکتا ہے، اس لئے کہ منسٹر کو بھی وہ ہو کہ وہ جواب دے سکیں۔ سر، یہ پوچھتے سوات کا ہیں اور سپلیمنٹری میں یہ تورغر کا پوچھ لیتے ہیں، تو منسٹر کے پاس تیاری نہیں ہوتی، اس لئے سر، میں نے رولز کی Violation نہ کرنا اور رولز کو Follow کرنا ہے اور کسی کو Violation کرنے نہیں دینا۔ تھینک یو، سر۔

میاں نثار گل: سر، اس طرح ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے اپنی Explanation دے دی ہے، یہ پتہ ہے ڈیبیٹ شروع ہو جائے گی۔ (شور) میرا خیال ہے میاں نثار گل صاحب کا۔۔۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، میں کسی کو Depress کرنے والا نہیں ہوں جی، مجھے آپ موقع دیں۔ سر، میں ڈپٹی سپیکر صاحب کا بھی خیال رکھوں گا، آپ کا بھی رکھوں گا، کسی کو میں Dictate نہیں کروں گا لیکن میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ سوال ہے کہ صوبے میں کتنے ڈگری کالجز غیر فعال ہیں؟ ان کی تعداد بتائی جائے اور اس پہ اگر میں اٹھوں اور مجھے ڈپٹی سپیکر صاحب کہیں کہ آپ غلط بول رہے ہیں، آپ کو رولز کا پتہ نہیں ہے، تو میں پوچھوں گا کہ اس میں جی اگر سوات کا سوال نہیں ہے تو پورے صوبے کا سوال تھا، وہ سوال آپ دیکھ سکتے ہیں، پھر آپ رولز کو دیکھا کریں کہ جو دو بندے آپ کو خود ادھر بیٹھے ہوئے ہیں کہ جی وہ ضمنی کوسچن کر سکتے ہیں، میں کبھی بھی غلط بات نہیں کروں گا، نہ میں اس کو Pressurize کرنا چاہتا ہوں لیکن میں یہ نہیں کہوں گا کہ جی ادھر سے مجھے کوئی Dictate کرے، نہ میں ادھر سٹوڈنٹ ہوں اور نہ کسی کو ہیڈ ماسٹر سمجھتا ہوں اور نہ کسی کو وہ سمجھتا ہوں، (تالیاں) کرسی کی عزت کروں گا لیکن عزت سے رہوں گا۔

جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر): سر، میں ہمیشہ رولز کو Follow کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا اور۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل رولز کے مطابق چلنا چاہیئے، آپ رولز کے تحت چلیں۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب کدھر گئے ہیں؟ وہ ریزولیوشن لانا تھی سیلیکٹ کمیٹی والی، موشن، لاء منسٹر صاحب، موشن کون لائے گا؟

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): جی ابھی لاتے ہیں۔

جناب سپیکر: آگے لائیں ناں، نماز کا ٹائم ہے جی۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): یہ تحریک پیش کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلو، آپ تحریک پیش کر لیں پھر آپ کو دوبارہ میں ٹائم دیتا ہوں۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا وفاق کے زیر انتظام سابقہ قبائلی علاقہ جات کے ملازمین کی مستقلی ملازمت مجریہ 2021 کے لئے مجلس منتخبہ کی تشکیل

Minister for Labour: Janab Speaker, I intend to move that the Select Committee for consideration of Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Service of Employees of the Erstwhile Federally Administrated Tribal Areas Bill, 2021, may comprise the following Members:

1. Mr. Rangez Khan,
2. Ms. Nighat Yasmeen Orakzai,
3. Mr. Khushdil Khan Advocate,
4. Ghazi Ghazan Jamal,
5. Mr. Shafiq Sher Afridi and,
6. Mr. Inayatullah Khan.

The Committee may report back to the House within thirty days. The quorum of the Committee shall be four members.

Mr. Speaker The question before the House is that the motion, moved by the honorable Minister, to constitute the Select Committee may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Select Committee is constituted.

(Applause)

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب، ایک ضروری بات کرنی ہے، اگر آپ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی صاحبزادہ صاحب، میرے خیال میں ختم کریں جی، ایک بج گیا ہے، نماز کا ٹائم ہے، یہ بھی مانگ رہے ہیں، آپ بھی مانگ رہے ہیں، So میرے خیال میں ختم کرتے ہیں، پلیز۔ یہ بھی کھڑے ہو گئے ہیں۔

The sitting is adjourned till 2:00 p.m. on Monday, 20th December, 2021.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 20 دسمبر 2021 بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)